رسالہ "الہادی" رجسٹر نمبر ایل ۱۰۷۵

قال اللہ تعالیٰ وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا

چوں آیت مصرحہ دال است بنافعیت تعلیم تدریجی برائے

عامہ ناس حاضر باشد یا بادی و نیز بر ضرورت تعلیم علوم قرآنیہ یعنی دینیہ مشتمل است

بر مقاصد و مبادی و پس اتباعاً للنص المزبور صحیفہ شہریہ کہ متضمن بہ تدریج مشہور

مسمّی بہ

الہادی

جلد ۲ | بابت ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۹ھ | نمبر ۴

کہ جامع است انواع علوم دینیہ را برائے ہر طالب جادی و مذکر است و رہبر مجلس دنیادی

و مسکن است برائے ہر جائع و صادی بصورت ترجمہ رسالۃ الانوار المحمدی و تسہیل المواعظ

و حل اقتباسات کلید مثنوی و تشرف و حل القرآن و امثال عبرت و کرامات گلستان مستقل است

از درگاہ ارشادی یعنی خانقاہ اشرفی امدادی باداره محمد عثمان عفی عنہ در ہر ماہ اسلامی

در محبوب المطابع دہلی مطبوع گردید

از کتب خانہ اشرفیہ مدرسہ کلاں دہلی بزر نذر بر صدق رسید میگردد

فہرست مضامین

رسالہ الہادی بابت ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ ہجری نبوصلعم
جو بہ برکت دعا حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مد ظلہ العالی
کتب خانہ اشرفیہ۔ دریبہ کلاں سے شائع ہوتا ہے

مقاصد وضوابط رسالہ الہادی

۱۔ اس رسالہ کو شرعی مباحث کے سوا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں +

۲۔ رسالہ ہذا کا مقصود مسلمانوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح ہے

۳۔ ہر قمری مہینہ کی تین تاریخ کو رسالہ روانہ ہو جاتا ہے اگر کسی صاحب کے پاس رسالہ نہ پہونچے تو فوراً طلب فرمائیں اطلاع ہونے پر دوبارہ روانہ کر دیا جاتا ہے۔

۴۔ رسالہ ہذا کی سالانہ قیمت عہ مع محصول ڈاک علاوہ ان حضرات کے جو قیمت پیشگی ارسال فرمائیں سب صاحبان کی خدمت میں رسالہ وی۔پی۔ کیا جاتا ہے اور وی۔پی کی صورت میں ۳ / رجسٹری ۲ / فیس منی آرڈر اضافہ کرکے ۱۲ / کا وی۔پی۔ ہوتا ہے۔ اور ممالک غیر کی قیمت مع محصول ڈاک چار شلنگ چھ پنس مقرر ہے جو ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے اور رسالہ ہذا مع ٹائٹل کے ۴۸ صفحات کا ہوتا ہے۔

۵۔ ہر خریدار کو ابتدائی سال سے خریدار ہونا ضروری ہے اور رسالہ کا سال جمادی الاول سے شروع ہوتا ہے۔

۶۔ رسالہ ہذا میں بجز اپنے کتب خانہ کی کتب کے کسی صاحب کا اشتہار یا کسی کتاب کا ریویو وغیرہ شائع نہیں کیا جاتا +

۷۔ رسالہ ہذا کی پرانی جلدیں بھی موجود ہیں مگر ان کی قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بجائے عہ مع محصول کے (ستے) علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔

الراقم محمد عثمان۔ مدیر رسالہ الہادی دریبہ کلاں دہلی

وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝

پڑھتے ہوں یہ لوگ خدا پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور قیامت پر بھی اور اچھی بات بتلاتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں پھرتی کرتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں کی جماعت میں سے ہیں (بر خلاف پہلی قسم کے لوگوں کے کہ وہ اشرار ہیں) اور جو کچھ نیک کام یہ لوگ کریں ان کے اس کام کی نا قدری ہرگز نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ متقیوں کو خوب جانتا ہے (اسلئے یہ احتمال بھی نہیں کہ بے خبری کیوجہ سے ان کے اعمال بے نتیجہ ہو جائیں) بر عکس ان کے جنہوں نے کفر (پر اصرار) کیا ہے خدا کے مقابلہ میں نہ اون کے مال کچھ کام آئیں گے اور نہ اونکی اولاد اور وہ لوگ دوزخی ہیں (اور برائے چندے نہیں بلکہ) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (آخرت میں اُن کے مالوں کے کار آمد نہ ہونے کی ایک تو یہ صورت ہے کہ وہ مر کر اسے چھوڑ جائیں گے اور اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے اسلئے وہ مال وہاں بیکار ہوں گے اور دوسری صورت یہ ہے کہ ان کے صدقات وغیرہ جو وہ اپنے نزدیک خدا کی خوشنودی کے لیئے کرتے ہیں وہ مقبول نہوں اور اسلئے انکا مال بیکار ثابت ہو پہلی صورت لن تغنی عنہم اموالہم میں مذکور ہو چکی اور دوسری صورت باقی تھی اب اسکو بیان فرماتے ہیں اور کہتے ہیں) جو کچھ یہ لوگ دنیاوی زندگی میں (خدا کے خوش کرنے کے لئے) صرف کرتے ہیں اسکی حالت ایسی ہے جیسے ایک ہوا جس میں کڑاکے کی سردی ہو اور وہ ان لوگوں کی کھیتی کو لگے جنہوں نے (بذریعہ کفر و فسق کے) اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور وہ اسی تباہ کر دے (سو جس طرح وہ کھیت ایسی ہوا سے تباہ ہو جاتا ہے اور اس میں سے ایک حبہ بھی اس کے ہاتھ نہیں لگتا یوں ہی ان کے نفقات جو کہ آخرت کی کھیتی ہیں ان کے کفر کے سبب تباہ و برباد ہیں۔ اور ان کا کوئی ثمرہ انکو نہیں مل سکتا) اور اسمیں خدا نے انپر کوئی ظلم نہیں کیا (کیونکہ وہ ان کو بتلا چکا تھا کہ کفر میں اعمال کے

حق میں وہی خاصیت ہے جو کھیتی کے حق میں اوس ہوا میں جس میں کڑاکے کی سردی ہے لہٰذا تم اپنے اعمال کو کفر کے اثر سے بچاؤ) بلکہ خود وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے (کہ وہ کوئی خیر خواہی کی بات نہ سنتے تھے اور جبکہ یہ کافر لوگ اپنے بھی دوست نہیں تو اے مسلمانوں تمکو ان سے کس دوستی کی توقع ہوسکتی ہے لہٰذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ) اے مسلمانوں تم اپنے لوگوں کو چھوڑ کر کسیکو صاحب خصوصیت بناؤ (کیونکہ) یہ لوگ تمھارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے (چنانچہ) وہ بہزار جان چاہتے ہیں کہ تمہیں مضرت پہونچے اون کے منہ سے اونکی عداوت ظاہر ہوچکی ہے اور جو (عداوت) ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ تو بہت ہی بڑی ہے ہم نے تم سے (اس حکم کے) دلائل بیان کردیئے امید ہے کہ تم (انکو سمجھوگے (اور ان سے اس نتیجہ پر پہونچوگے کہ واقعی یہ لوگ خاص دوست بنانے کے قابل نہیں ہیں) دیکھو تم تو وہ لوگ ہو کہ ان سے (دل سے) محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے ذرا بھی محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (جن میں انکی کتاب بھی داخل ہے) اور (اونکی یہ حالت ہے کہ تمھاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے چنانچہ) جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب (تم سے) الگ ہوتے ہیں تو مارے غصہ کے تمپر دانتوں سے انگلیاں کاٹتے ہیں۔ (جس کا منشا کفر ہے۔ پس اس اختلاف عقیدہ و عمل کے ساتھ تمہیں انہیں دوست بنانا کب جائز ہوسکتا ہے۔ خیر یہ لوگ غصہ کے مارے انگلیاں کاٹتے ہیں سو) آپ ان سے کہدیجئے کہ مرجاؤ اپنے غصہ سے (تم مر بھی جاؤگے تب بھی ہم ایمان نہ چھوڑیں گے جو کہ منشا ہے تمھارے غیظ و غضب کا) حق تعالیٰ سینوں کی (بھی) باتوں سے خوب واقف ہے (اسیلئے وہ تمہارے اس مخفی غیظ و غضب سے بھی واقف ہے اور تم کو اسپر سزا دے گا انکی عداوت کی یہ حالت ہے کہ اگر تمکو کوئی اچھی حالت چھو بھی جائے تو انہیں ناگوار ہوتی ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہونچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور (گو یہ عداوت فی نفسہ

۵۸

ایک خطرہ کی چیز ہے لیکن) اگر تم تحمل کروگے اور (خدا سے) ڈرتے رہوگے تو اونکی تدبیر (ضرر) تمکو کوئی نقصان نہ پہنچا ئیگی (کیونکہ صبر سے انکی مخالفت کو ہیجان نہ ہوگا اور تقویٰ سے نصرت خداوندی تمہارے شامل حال رہیگی اسلئے تم ضرر سے محفوظ رہوگے کیونکہ) جو کچھہ یہ کرتے ہیں حق تعالیٰ اسکو (اپنے علم وقدرت سے) احاطہ کیئے ہوئے ہیں (اسلئے نہ یوں ضرر کا احتمال ہے کہ حق تعالیٰ کی بے خبری میں وہ تمھیں کوئی نقصان پہنچادیں اور نہ یوں کہ وہ جو کچھہ کریں حق تعالیٰ اسکی مدافعت نہ کرسکے اور جو تکالیف کفار کے ہاتھوں مسلمانوں کو پہونچی ہیں وہ یا تو انکی مصلحت کے لیئے تھیں مثلاً ابتلاء وامتحان ورفع درجات وغیرہ یا کسی بے عنوانی کے سبب جیسے جنگ احد میں پس ان تکالیف سے اسجگہ کوئی اشکال نہیں ہوسکتا۔ اس مضمون میں دو باتیں بیان کی گئی تھیں ایک حق تعالیٰ کی نصرت کا اطمینان دلایا گیا تھا دوسرے اسکو مشروط بصبر وتقویٰ کیا گیا تھا آگے ایسے واقعات بیان فرماتے ہیں جن میں صبر وتقوے کی صورت میں حق تعالیٰ کیطرف سے مسلمانوں کی مدد کی گئی تھی اور اس میں کوتاہی کیوجہ سے ان کو نقصان اوٹھانا پڑا تھا اسکے لیئے تین غزوں کا ذکر فرماتے ہیں ایک غزوہ احد کا جس میں مسلمانوں کی بے اعتدالی کی وجہ سے شکست ہوئی تھی دوسرے غزوہ بدر کا جس میں مسلمانوں کے استقلال اور تقویٰ کی وجہ سے اون کو فتح ہوئی تھی تیسرے غزوہ حمراء الاسد کا جس میں کفار پر رعب ڈال کر لڑائی کو روک دیا تھا اور اس طرح مسلمانونکو ضرر سے بچا لیا گیا تھا پس خلاصہ اس مجموعہ کا یہ ہوا کہ صبر وتقویٰ کی صورت میں ہم دو طرح سے تمھاری مدد کر سکتے ہیں ایک یہ کہ لڑائی ہو اور ہم تمہیں غلبہ دیں اور دوسرے یہ کہ لڑائی ہی نہ ہونے دیں اور ترک صبر وتقویٰ کی صورت میں ہم کفار کے ہاتھوں تم کو ضرر پہنچا سکتے ہیں اور تمھاری قوت تمکو نہیں بچا سکتی)

59

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ	اور (ان واقعات کے ثبوت کے لیے تم اس زمانہ کو یاد کرو) جبکہ (اے نبی) تم اپنے گھر سے روانہ ہوکر (احد میں مسلمانونکو

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ؕ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

الربع

۶۰

۱۳ ع ۴

لڑائی کے لیے (مناسب) موقعوں پر جمارہے تھے بجالیکہ حق تعالیٰ تمہارے (اقوال وافعال کو) سنتے اور جانتے ہیں جبکہ تمہاری دو جماعتوں (بنی سلمہ و بنی حارثہ) نے (عبداللہ بن ابی منافق اور اسکی جماعت کو لوٹتے دیکھ کر) بزدلی کی ٹھان لی تھی (اور واپسی پر تیار ہو گئی تھیں) حالانکہ انکی یہ پست ہمتی نہایت نازیبا تھی کیونکہ اول تو) خدا ان کا متولی کار تھا پھر ایسی حالت میں ان کے لیے بزدلی کی کون سی وجہ تھی) اور (دوسرے) مسلمانوں کو چاہیے (اور ان کا یہ فرض ہے) کہ خدا ہی پر بھروسہ کریں (پھر حق تعالیٰ پر بھروسہ کو چھوڑ کر ان کو اپنی ضعف پر نظر کرنا کب زیبا تھا) اور (تیسرے) حق تعالیٰ (اس سے پیشتر) بدر میں تمہاری ایسی حالت میں مدد بھی کر چکے تھے کہ تم کمزور تھے (اور عملی طور پر اپنی نصرت و کارسازی کا نمونہ دکھلا چکے تھے اور جبکہ واقعات یہ ہیں) تو تم کو خدا سے ڈرنا چاہیے اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرنی چاہیے) امید ہے کہ تم حق تعالیٰ کی عنایتوں کی قدر کرو گے (اور آئندہ کبھی مخالفت کا ارادہ نہ کرو گے خیر یہ توبیخ میں مناسب مقام ایک نصیحت تھی اب اصل مضمون سنو حق تعالیٰ نے تمہاری بدر میں ایسی

حالت میں مدد کی تھی کہ تم کمزور تھے یعنی) اسوقت جبکہ (اے نبی) تم (ان کمزور) مسلمانوں
(کی ہمت بڑھانے کے لیئے ان) سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہیں یہ کافی نہ ہوگا کہ
تمھارا پروردگار تین ہزار فرشتوں سے تمھاری یوں مدد کرے کہ انکو تمھاری مدد
کے لیے اتارا جاوے (پھر آپ ہی جواب دیتے ہیں کہ) کیوں نہیں (ضرور کافی ہوگی)
اگر تم مستقل رہو اور خدا کی نافرمانی سے ڈرو اور وہ ابھی تم پر آپڑیں (کہ تم جنگ کے لیئے
تیار بھی نہ ہو) تو (بجائے تین ہزار کے) تمھارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں سے
تمھاری یوں مدد کرے گا کہ وہ ایک خاص ہیئت اور وضع پر ہوں گے (جو کہ
عادتاً لڑنے والوں کے لیئے اپنے لوگوں اور دشمنوں کے درمیان امتیاز
کرنے کے لیئے لازم ہوتی ہے اور یہ کنایہ ہے ان کے آمادہ قتال ہونے
سے پس اس سے یہ شبہ دفع ہو گیا کہ مسوّمین کے لفظ کا کیا فائدہ ہے۔ اور
اسکو امداد میں کیا دخل ہے اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تمکو فرشتوں کے ذریعہ سے مدد کی خبر دی) اور خدا نے اس (خبر) کو تمھارے
لیئے محض ایک خوشخبری بنایا تھا (تاکہ تم اس سے خوش ہو جاؤ) اور تمھارے دلوں
کو (اضطراب سے) سکون ہو جاوے اور (حقیقت یہ ہے کہ فرشتوں پر فتح
موقوف نہ تھی کیونکہ) فتح تو صرف حق تعالیٰ کیطرف سے ہے جو کہ غالب اور
حکمت والا ہے (جو کہ غلبہ کیوجہ سے فتح دیتا ہے اور حکمت کیوجہ سے
اوس کے موقعوں اور محل کا لحاظ رکھتا ہے خیر یہ تو مضمون استطرادی تھا کہنا
ہم کو یہ ہے کہ) تم اس وقت کو یاد کرو جبکہ تم اپنے گھر سے چلکر احد میں لوگوں کو
مناسب مواقع پر جا رہے تھے تاکہ (حق تعالیٰ) کفار کے ایک حصہ کو فنا کرے
یا اونکی سرکوبی کرے کہ وہ ناکام لوٹ جائیں (ابھی مضمون پورا نہیں ہوا بلکہ اسجگہ
مناسب مقام ایک جملہ معترضہ بیان فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ) اے نبی تم کو
ان کے معاملہ سے کوئی سروکار نہیں (لہذا آپ کو بد دعا نہ کرنی چاہیے اسی جملہ
معترضہ کے بعد مضمون سابق کو پورا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں) یا (اون کے

۶۱

ایمان لے آنیکی وجہ سے) انکی طرف (رحمت کے ساتھ) متوجہ ہو یا ان کے اصرار علی الکفر کیوجہ سے) انکو سزا دے کیونکہ وہ (اس اصرار میں) ظالم (اور مستحق سزا) ہیں لیس لک من الامر شئ کا شان نزول احادیث میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ جب احد میں دندان مبارک شہید ہوا تو آپکا چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اسوقت آپنے فرمایا کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنی نبی کے چہرہ کو خون سے رنگ دیا اس پر آپ کو حکم ہوا کہ آپ ایسی بات نفرماویں فلاح اور عدم فلاح آپ کے اختیار میں نہیں نہ آپکو ان باتوں سے کوئی سروکار ہے آپ جس کام پر مامور ہیں وہ کیئے جائیں اب خدا کو اختیار ہے کہ وہ انہیں فنا کرے یا انکی سرکوبی کرے انکی توبہ قبول کرے یا انہیں سزا دے واللہ اعلم) اور (یہ اختیار سزا یا مغفرت اسلئے ہے کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے (اور اسلئے بحق ملک وحکومت اسکو ان کے متعلق ہر قسم کا اختیار حاصل ہے اسلئے) وہ جسکو بخشنا چاہی بخشا ہو اسکو اور جسکو سزا دینا چاہے اوسکو سزا دیتا ہے) اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ بہت بخشنے والا۔ اور بڑا رحم والا ہے (اور اسلئے وہ نہایت ہی سرکش کو سزا دیتا ہے جبکہ سلسلہ گفتگو ذکر مغفرت وتعذیب تک پہونچا تو اب مناسب معلوم ہوا کہ بعض ایسے مہتم بالشان افعال پر متنبہ کیا جاوے جو کہ موجب تعذیب ہیں اور تحصیل مغفرت کی ترغیب دی جاوے لہذا کہا جاتا ہے کہ)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ

اے مسلمانوں تم۔ دُونم دُوں سود نہ کھایا کرو (گو سود کا ایک پیسہ اور ایک کوڑی بھی

ﮦ واضح ہو کہ سدی نے لیقطع طرفا الخ کو واقعہ احد سے متعلق کہا ہو اور طبری نے او یتوب علیہم کو او یکبتہم پر معطوف اور لیس لک من الامر شئ کو جملہ معترضہ کہا ہے اور میرے نزدیک یہ ہی راجح معلوم ہوتا ہے اسلئے ترجمہ میں میں نے اسیکو اختیار کیا ہے اور لیقطع طرفا کو بقول سدی واقعہ احد سے متعلق اور او یتوب علیہم کو بقول ابن جریر او یکبتہم پر معطوف مانا ہے واللہ اعلم۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ وَاَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○
وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ
وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ
يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ
يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ
اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ هٰذَا بَيَانٌ
لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

حرام ہے مگر دُونم دُوں کی اسلیے
قید لگائی ہے کہ اسوقت یہی طریق
مروج تھا) اور خدا سے ڈرو (اور اسکے
احکام کی خلاف ورزی نہ کرو) امید ہے
کہ (یہ طریق اختیار کرکے) تم کامیاب
ہوگے اور اس آگ سے بچو جو اصالۃً
کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور
خدا اور رسول کی اطاعت کرو امید ہے
کہ (ایسا کرنے سے) تمپر رحم کیا جاویگا
اور تم تیزی سے اپنے پروردگار کی
مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو کہ جسکی
وسعت تمام آسمان اور زمین ہیں وہ تیار
ہے ان متقیوں کے لیے جو فراغت
اور تنگی (دونوں حالتوں) میں (خدا
کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ان لوگوں
کے لیے جو غصہ کو ضبط کرتے ہیں اور
لوگونکو معاف کرتے ہیں (کیونکہ
یہ لوگ اچھے کام کرنیوالے ہیں اور اللہ اچھے
کام کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں
اور محبت مقتضی ہے اس انعام کو)
اور اوہ تیار ہے) ان لوگوں کے لیئے
جن کی یہ حالت ہے کہ جب وہ کوئی
برا کام کرتے ہیں تو (اُس کے

٦٣

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ع

کر چکنے کے بعد) خدا کو یاد کرتے ہیں اور (اوسکو یاد کرکے) اِس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور (خدا سے معافی چاہنا اسلیئے ہے کہ) خدا کے سوا اور کون گناہ معاف کر سکتا ہے (کوئی نہیں تو پھر اوس سے معافی نہ چاہی جاوے تو اور کس سے چاہی جاوے) اور اپنے فعل پر (دیدہ و) دانستہ اصرار نہیں کرتے (ناواقفیت کے سبب اصرار ہو جاوے تو اور بات ہے) یہ وہ لوگ ہیں جن کا معاوضہ اون کے پروردگار کیجانب سے بخشش اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں (یوں نہیں کہ وہ باغات انکو عارضی طور پر دیئے جاویں بلکہ) یوں کہ وہ انمیں ہمیشہ رہیں گے اور یہ (مغفرت و باغات) نہایت عمدہ معاوضہ ہے کام کرنیوالوں کا (یہ باتیں بالکل سچی ہیں تم انکی تصدیق کرو اور انکو جھٹلاؤ نہیں) کیونکہ تم سے پہلے تکذیب کرنے والوں کی سزا کی مختلف راہیں گزر چکی ہیں (چنانچہ کسیکو ڈبو یا گیا کسیکو مسخ کیا گیا کسی پر پتھر برسائے گئے وغیرہ وغیرہ) پس تم زمین میں چلو پھرو اور چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانیوالوں کا انجام کیا ہوا یہ (عام لوگوں کے لیئے) اظہار (حقیقت) اور (خاص) خدا سے ڈرنے والوں کے لیئے ہدایت اور نصیحت ہے (کیونکہ وہی اِس سے منتفع ہوں گے) اور نہ (اوس شکست سے جو تمھاری بے اعتدالی سے احد میں تم کو حاصل ہوئی ہے) بودے بنو اور نہ (اوس کا غم کرو) اور (یہ یاد رکھو کہ گو اسوقت عارضی شکست

مگر یہ زائد مضمون نہیں۔ اور رزین نے اس میں اتنا اور زیادہ کہا ہے اور جو مومن اللہ کے لئے حج کا لبیک کہتا ہے اُس کے لئے وہ تمام چیزیں گواہی دیں گی جو اُس کے دائیں اور بائیں ہیں زمین کے انتہائی حصہ تک۔" مگر میں نے یہ مضمون نہ ترمذی کے کسی نسخہ میں دیکھا نہ نسائی کے۔" **ف** مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث میں یہ مضمون اہل صحاح نے بیان نہیں کیا گو دوسرے صحابہ کی حدیثوں میں بیان کیا ہے جیسا آگے آتا ہے۔

(۲) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو لبیک کہنے والا لبیک کہتا ہے تو اُسکے دائیں بائیں جسقدر پتھر یا درخت یا ریت ہے منتہائے زمین تک سب لبیک کہتے ہیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی) سب نے اسمٰعیل بن عیاش کے واسطہ سے عمارہ بن غزیہ سے ابو حازم سے سہل سے روایت کیا ہے۔ اور ابن خزیمہ نے صحیح میں عبیدہ ابن حمید کے واسطہ سے عمارہ بن غزیہ سے ابو حازم سے سہل سے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور شرط شیخین پر صحیح کہا ہے۔

(۳) خلاد بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے اصحاب کو احرام اور تلبیہ میں آواز بلند کرنیکا حکم دوں (مالک ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اپنی صحیح میں اسکو روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ "آواز بلند کرنا حج کا خاص نشان ہے"

(۴) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اپنے اصحاب کو حکم دیجئے کہ لبیک کہتے ہوئے اپنی آواز بلند کیا کریں کیونکہ یہ حج کی خاص نشانی ہے (ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ ابن حبان۔ حاکم) اور حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے۔

(۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا آوازؔ بلند کرتاہے اُسکو خوشخبری دی جاتی ہے اور جو تکبیر کہنے والا تکبیر کہتاہے اُسکو بھی بشارت دی جاتی ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کی بشارت؟ فرمایا۔ ہاں اسکو طبرانی نے اوسط میں دو سندوں سے روایت کیاہے جن میں سے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ اور بیہقی نے بھی اسکو روایت کیاہے مگر اُن کے الفاظ یہ ہیں کہ جو کوئی بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کہتاہے آفتاب اُس کے گناہوں کو لیکر ڈوب جاتاہے۔

(۶) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے فرمایا لبیک میں آواز بلند کرنا اور قربانی کرنا (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابن خزیمہ۔) سب نے محمد بن منکدر کے واسطہ سے عبد الرحمٰن بن یربوع سے روایت کیاہے اور ترمذی نے کہاہے کہ محمد کا عبد الرحمٰن سے سماع نہیں ہے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا۔ اور صحیح کہاہے اور بزار نے بھی مگر اُن کے الفاظ یہ ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ حج کی شان کیاہے حضورؐ نے فرمایا زور سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا (قال وکیع یعنی بالعج العجیج بالتلبیۃ والثج نحر البدن) اور یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے

(۷) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو محرم دن بھر اللہ کے لیئے (خلوص کیساتھ) لبیک کہتا رہے یہانتک کہ سورج ڈوبنے لگے تو آفتاب اس کے گناہوں کو لیکر ڈوب جاتاہے اور ایسا ہوجاتاہے جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہواہے (احمد۔ ابن ماجہ واللفظ لہ) اور اسکو طبرانی نے کبیر میں، اور بیہقی نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے اور باب سابق میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں یہ مضمون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان اللہ کے رستہ میں مجاہد یا حاجی بنکر یا لا الہ الا اللہ یا لبیک کہتا ہوا نہیں چلتا مگر آفتاب اُسکے گناہوں کو لیکر ڈوب جاتاہے اور یہ گناہوں سے پاک صاف ہوجاتاہے (طبرانی در اوسط)

مسجد اقصےٰ سے احرام باندھنے کی ترغیب

(۱) ام حکیم بنت ابی امیہ بن الاخنس حضرت ام سلمہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے اسکی مغفرت کر دی جائے گی (ابن ماجہ بسند صحیح) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندہے تو یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا راوی نے کہا کہ اس کے بعد میری والدہ نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندہے اس کے گذشتہ گناہ بخشدیئے جاتے ہیں راوی نے کہا کہ ام حکیم بیت المقدس تشریف لے گئیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا (صحیح ابن حبان) ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جو کوئی مسجد اقصی سے حج یا عمرہ کا احرام باندہے اُسکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں یا اُس کے لیئے جنت واجب ہوجاتی ہے راوی کو شک ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے حضور نے کون سی بات فرمائی (ابو داؤد۔ بیہقی) ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو کوئی مسجد اقصے سے حج اور عمرہ کا احرام باندھکر مسجد حرام تک آئے اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیئے جاتے ہیں اور اُس کے لیئے جنت واجب ہوجاتی ہے (بیہقی)

ف اخیر کی روایت میں راوی کو شک نہیں ہے جیسا اس سے پہلی روایت میں شک تھا۔ مگر پہلی روایت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حج وعمرہ دونوں

میں سے ایک کا احرام بھی اس ثواب کے حاصل کرنیکو کافی ہے اور اخیر کی روایت سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب اُس شخص کو ملے گا جو بیت المقدس سے حج وعمرہ دونوں
کا احرام ساتھ ساتھ باندہے یعنی قران کرے جو حنفیہ کے نزدیک افضل طریق ہے
واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مترجم

طواف واستلام حجر اسود و رکن یمانی کی ترغیب اور ان دونوں کی اور مقام ابراہیم و داخلی بیت اللہ کی فضیلت کا بیان

(۱) عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے باپ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو دکعبہ کے چار گوشوں میں سے اصرف دو گوشوں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھتا ہوں ایک حجر اسود دوسرے رکنِ یمانی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اسکی ایک وجہ ہے وہ یہ کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ان دونوں کو بوسہ دینا گناہوں کو دور کردیتا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے حضور سے یہ بھی سُنا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کے گرد سات چکر پوری طرح محفوظ کر کے لگائے اور (اسکے بعد) دو رکعتیں پڑہے تو اس کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے عبداللہ بن عمر نے کہا اور میں نے حضور سے یہ بھی سُنا ہے کہ (طواف کی حالت میں) آدمی جو قدم اٹھاتا اور جو قدم رکھتا ہے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی اور دس گناہ معاف کردیے جاتے اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں (احمد و ترمذی اور الفاظ احمد کے ہیں۔) اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

کہ اِن دونوں کو (یعنی حجرِ اسود و رکن یمانی کو) چھونا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے حضور سے یہ بھی سنا کہ جو قدم بھی (طواف میں) اٹھایا جاتا اور رکھا جاتا ہے اُس کے عوض ایک گناہ معاف ہوتا اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ (عبد اللہ بن عمر نے فرمایا) اگر میں ایسا کروں تو (اسکی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اِن دونوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اُس کے عوض اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے اور ایک درجہ عطا فرماتے ہیں اور میں نے آپ سے یہ بھی سُنا کہ جو شخص پورے سات چکر گن کر لگائے اسکو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے (حاکم و ابن خزیمہ۔ حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے اور الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں) اور ایک روایت میں مختصراً یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجرِ اسود و رکن یمانی کو چھونا گناہوں کو پوری طرح جھاڑ دیتا ہے (صحیح ابن حبان) (حافظ) فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کو سب نے عطاء ابن السائب کے واسطہ سے عبد اللہ سے روایت کیا ہے۔

۳۷

(۲) محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے جس میں بیہودہ بات نہ کرے اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا (معجم کبیر طبرانی) اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں ؞

(۳) حمید بن ابی سویہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے طواف کی حالت میں رکن یمانی کی بابت سوال کرتے ہوئے سُنا تو عطاء نے فرمایا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں تو جو شخص (اسکو چھوتے ہوئے) اللھم انی أسئلک العفو و العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ربنا اٰتنا

فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ کہتا ہے سب فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب وہ حجر اسود پر پہونچے تو (ابن ہشام نے) کہا اے ابو محمد (یہ عطار کی کنیت ہے) آپکو حجر اسود کے متعلق کیا پہونچا ہے؟ کہا مجھ سے حضرت ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کو ہاتھ لگاتا ہے وہ رحمٰن کے ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے ابن ہشام نے کہا اے ابو محمد اچھا طواف کو تو بتلاؤ عطار نے جواب دیا کہ مجھ سے حضرت ابوہریرہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور سات چکر لگائے اور اس حالت میں سوائے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ کے اور کوئی بات نہ کرے اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے اور اس کے لیئے دس نیکیاں لکھی جاتی اور دس درجے بلند کیئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کی حالت میں بات چیت بھی کرتا ہے (مراد دنیا کی جائز باتیں ہیں) وہ بھی رحمت میں اپنے دونوں پیروں سے اس طرح گھس جاتا ہے جیسے کوئی پانی میں۔ دونوں پیر ڈالکر گھسنے والا ہو (ابن ماجہ بواسطہ اسمٰعیل بن عیاش کے حمید بن ابی سویہ سے) اور ہمارے بعض مشائخ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

۳۸

(۴) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیت اللہ کا حج کرنیوالوں پر ہر دن میں ایکسو بیس[۱۲۰] رحمتیں نازل فرماتے ہیں جنمیں (۶۰) طواف کرنیوالوں پر اور (۴۰) نماز پڑھنے والوں پر اور (۲۰) ان لوگوں پر جو (بیت اللہ کی طرف) نظر کرنے والے ہوں (بیہقی بسند حسن)

ف سبحان اللہ حج بھی کیسی عجیب نعمت ہے کہ اگر کسی حاجی کو مکہ جاکر زیادہ طواف اور نماز کی توفیق نہو اور مسجد حرام میں بیٹھا ہوا صرف بیت اللہ کو دیکھتا ہی رہے وہ بھی ہر دن (۲۰) رحمتوں کا مستحق ہوتا رہتا ہے میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کی تو ایک رحمت بھی بیڑا پار کرنے کو کافی ہے تو اس شخص کا کیا کہنا جو ہر دن (۲۰) یا (۴۰) یا (۶۰) یا پوری ایک سو بیس[۱۲۰] رحمتوں کا

مستحق ہوتا ہو؟ اے قوم! حج سے غفلت نہ کرو۔ یہ بہت بڑی دولت ہے ۱۲۔ مترجم

(۵) ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ہے مگر تم اس میں بات چیت کر سکتے ہو تو جو کوئی بات کرے وہ بھلائی کے سوا اور کسی قسم کی بات نہ کرے (ترمذی۔ و صحیح ابن حبان) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث ابن عباس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور ہمارے خیال میں عطاء بن السائب کے سوا اسکو کسی نے مرفوع نہیں کیا +

(۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا پچاس دفعہ طواف کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا۔ گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ فرمایا ہے کہ میں نے محمد یعنے امام بخاری سے اسکے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ حدیث ابن عباس سے موقوفاً روایت کیجاتی ہی اور مرفوع نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ موقوف بھی بحکم مرفوع ہے کیونکہ ثواب کا بیان کرنا صحابی کا کام نہیں ہے ۱۲ مترجم)

(۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتے اور ایک نیکی لکھدیتے اور ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں (ابن خزیمہ و ابن حبان اور لفظ ابن حبان کے ہیں)

(۸) عبداللہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعتیں پڑھے اوسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا (ابن ماجہ و صحیح ابن خزیمہ) اور یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے +

۳۹

(۹) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص پوری طرح وضو کر کے حجر اسود کا استلام کرنے آئے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے۔ پھر جب اس کا بوسہ لے اور بسم اللہ واللہ اکبر اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ کہے رحمت اسکو ڈھانپ لیتی ہے پھر جب بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار گناہ معاف کر دیتے اور ستر ہزار درجے بلند فرماتے ہیں اور اسکے خاندان کے ستر آدمیوں کے حق میں اسکی شفاعت قبول فرماتے ہیں پھر جب مقام ابراہیم پر آکر اسکے پاس دو رکعتیں ایمان اور طلب ثواب کیوجہ سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیئے اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنیکا ثواب لکھدیتے ہیں۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے (ابوالقاسم اصبہانی موقوفاً)

۴۰ (۱۰) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارہ میں فرمایا بخدا اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائیں گے کہ اسکے دو آنکھیں ہونگی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولیگا اور جس نے اسکو سچی نیت سے (چھوا ہوگا یا) بوسہ دیا ہوگا اس کے لئے گواہی دے گا (ترمذی) اور اسکو حدیث حسن کہا ہے (وصحیح ابن خزیمہ وصحیح ابن حبان) اور طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ حجر اسود اور رکن یمانی کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائیں گے کہ دونوں کے آنکھیں ہونگی اور زبانیں اور لب ہوں گے جس نے انکو وفا حق کے لیے بوسہ دیا ہوگا اس کے واسطے گواہی دیں گے۔

(۱۱) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکن یمانی قیامت کے دن ابو قبیس پہاڑ سے بھی بڑا ہوگا اس کے زبان ہوگی اور دو لب (احمد بسند حسن) اور طبرانی نے اوسط میں روایت کرتے ہوئے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جس نے اسکو حقانیت کیساتھ

کہ ایسا شخص مصیبت میں پریشان نہیں ہوتا ہے اسکی ایسی مثال ہے جیسے بچہ کہ اگر ماں کی گود میں ہو تو اوسکو کسی بات سے پریشانی نہیں ہوتی تو خدا تعالیٰ ہمارے رب اور مالک ہیں پس اطاعت کی وجہ سے جس قدر اون سے نزدیکی زیادہ ہوگی اوسی قدر زیادہ اطمینان ہوگا خواہ کیسی ہی مصیبت ہو جیسا کہ بچہ کو ماں کے پاس۔ اسپر ایک حکایت یاد آئی کہ افلاطون نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا تھا کہ جب آسمان کمان ہو اور دنیا کی مصیبتیں تیر ہوں اور خدا تعالیٰ نشانہ لگانے والے ہوں تو آدمی کہاں جا کر بچے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ تیر چلانے والے کے پاس جا کر کھڑا ہو کیونکہ تیر دور والے پر چلاتے ہیں۔ کہنے لگا کہ بیشک آپ نبی ہیں ایسا علم نبیوں ہی کا حصہ ہے تو خدا تعالیٰ کی نزدیکی جب ہوگی تو حقیقت میں جس کا نام مصیبت ہے وہ نہیں آسکتی یعنے تکلیف نہوگی چاہے صورت مصیبت کی ہو مگر دل میں وہ بالکل خوش ہوگا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میری توبہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک مرتبہ قحط کے زمانہ میں میں نے ایک غلام کو دیکھا کہ نہایت ہی خوش ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ دنیا میں تو قحط ہے اور تو ایسا خوش ہے کہنے لگا کہ میں فلاں شخص کا غلام ہوں میرا کھانا کپڑا اوس کے ذمہ ہے اور اوس کے پاس ایک گانوں ہے اُس سے آمدنی آجاتی ہے وہ اس میں سے مجھے دونوں وقت کھانے کو دیتا ہے اسلیئے میں بالکل بے فکر ہوں یہ سنکر اون کے دل پر ایک چوٹ لگی کہ تیرے مالک کے پاس تو زمین و آسمان کے خزانے ہیں اور پھر تو اس قدر فکرمند ہے تو واقعی جب خدا سے نزدیکی بڑھ جاتی ہے تو بیفکری ہو جاتی ہے دیکھیئے معمولی سے مالدار کیساتھ تعلق ہو جانے سے کیسی بے فکری ہو جاتی ہے تو جو تمام خزانوں کا مالک ہے اوس کے ساتھ تعلق رکھنے سے بے فکری کس طرح نہو ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ اونہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ بھاگ رہے ہیں پوچھا کیوں بھاگ رہے ہو لوگوں نے کہا کہ طاعون سے بھاگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے طاعون تو میرے پاس آ۔ اور مجھے میرے مولا سے ملا۔ یہ دعا کرنی تھی کہ آپ کو طاعون ہو گیا اور اوسی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ جب خدا سے تعلق ہوتا ہے تو یہی حالت ہوتی ہے کہ دوست کی طرف سے بلا بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اسی کو شعراء کہتے ہیں کہ تیری تلوار سے ہلاک ہونا دشمن کو نصیب نہو۔ جب دوستوں کا سر حاضر ہے تو اسپر مشق کیجئے بیقدر دشمن پر یہ عنایت کیوں کیجائے۔ تو اطاعت والوں کا

عہ شعر اون کا یہ ہے نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت + سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی ۱۲

مقربین کو مصیبت میں پریشانی نہیں ہوتی جیسے بچہ کو ماں کی گود میں

ایک بزرگ کی حکایت

۲۱

یہ حال ہوتا ہے۔ اور جو نافرمان ہیں وہ ہر حال میں پریشان رہتے ہیں۔ زندگی میں بھی۔ اور مرنے کے وقت بھی۔ ایک حکایت یاد آئی دیکھئے اطاعت والوں کا یہ حال ہوتا ہے تھانہ بھون ہی میں ایک طالبعلم تھے جن کی اٹھارہ انیس برس کی عمر تھی چونکہ کئی طالب علم طاعون میں مر چکے تھے اسوجہ سے وطن جانے کا اون کا ارادہ تھا اسی میں انکو بھی طاعون ہوگیا۔ دوسرے طالبعلموں کو خیال ہوا کہ ان کو بہت پریشانی ہوگی کیونکہ یہ گھر جانے والے تھے کہ یکایک بیمار ہوگئے اسلیے تسلی دینے کو کہنے لگے کہ تم گھبراؤ نہیں خدا چاہیگا تو اچھے ہو جاؤ گے کہنے لگے کہ یوں مت کہو اب تو یہ دعا کرو کہ خدا تعالے خیریت سے اپنے پاس بلالیں اب تو اللہ میاں سے ملنے کو جی چاہتا ہے ایمان پر خاتمہ کی آرزو ہے۔ ایک اور حکایت سنیئے میرے ایک دوست تھے۔ مولوی احمد علی وہ گورکھپور میں مدرس تھے انکی بیوی کو وہاں طاعون ہوگیا۔ یہ اوس کے علاج کے لیے قنوج اون کے میکے میں لائے وہ اچھی ہوگئی اور انہیں خود طاعون ہوگیا ایک روز اونکی حالت میں لیٹے ہوئے تھے اچانک اٹھکر پائینتی کی طرف بیٹھ گئے اور کسیکو سرہانے بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر یہ کہا کہ چلنے کے واسطے حاضر ہوں مگر ابھی وقت نہیں آیا۔ بارہ بجے کا وعدہ ہے اوس وقت چلوں گا۔ لوگوں نے سمجھا کہ دماغ پر گرمی چڑھ گئی ہو ویسے بھی بڑبڑا رہے ہیں مگر جو کہہ رہے تھے اوس کے موافق ٹھیک بارہ بجے روح نکلی حضرت یہ سب اطاعت کی برکت ہے اطاعت کرنے والوں کے تو پاس بھی پریشانی نہیں آتی۔ پس ایک تو اطاعت میں یہ فائدہ ہے دوسرے یہ کہ طاعون اون کے لئے رحمت ہے اور رحمت ہی کی وجہ سے اونکی یہ حالت ہے کہ پریشانی نہیں ہوتی۔ پس اطاعت کرنے والے کو چاہیے طاعون ہی کیوں نہو مگر یہ دو باتیں کیا تھوڑی ہیں جن سے گنہگار محروم ہے غرض اطاعت سے اول تو بلائیں نہ آئیں گی اور اگر کسی مصلحت سے آ بھی گئیں تو پریشانی سے بچیں گے۔

یہ جواب ہوگیا شبہ کا۔ اب میں اصل مقصود کا خلاصہ پھر دھراتا ہوں کہ اس حدیث اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ سے مقصود یہ ہے کہ دوسرے کی مصیبت دیکھکر اس گناہ سے بچو جسکی وجہ سے اوسپر مصیبت آئی پس اب ختم کرتا ہوں اور خدا تعالے سے دعا کرتا ہوں کہ وہ عمل کی توفیق دے۔ آمین۔ تمت

سلسلہ تسہیل المواعظ کی تیسری جلد کا چوتھا وعظ مسمیٰ بہ دوسروں سے عبرت پکڑنا ختم ہوا۔

سلسلہ تسہیل المواعظ کی جلد سوئم کا پانچواں وعظ

مُسمّٰی بہ

علم کی طلب

منتخب از وعظ پنجم ملقب بہ طلب العلم حصہ چہارم دعوات عبدیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خطبہ ماثورہ۔ اَمَّا بَعۡدُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنۡهُوۡمَانِ لَا یَشۡبَعَانِ طَالِبُ الۡعِلۡمِ وَطَالِبُ الدُّنۡیَا۔

ترجمہ۔ دو حریص ہیں کہ ان کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا۔ علم کے طالب کا اور دنیا کے طالب کا۔ یہ ایک حدیث ہے جس کے الفاظ اسوقت پڑھے گئے۔

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت سچا واقعہ جس کا نتیجہ عجیب و غریب ہے بیان فرمایا ہے اور اس سے ایک ضروری بات کی طرف توجہ دلائی ہے مگر باوجود ضروری ہونے کے ساتھ ہمکو اس سے غفلت بھی ہے۔ اسیوجہ سے میں نے اسوقت بیان کے لیے اوسکو اختیار کیا کہ بات ضروری ہے اور بڑے کام کی مگر لوگ اوس سے غافل ہیں پھر اس سے زیادہ ضرورت اور کیا ہوگی۔ چنانچہ بیان سے اُس کا ضروری اور مفید ہونا اور اوس سے ہمارا غافل ہونا معلوم ہو جائے گا۔ اور انہیں دونوں باتوں کے بتلانے کی ضرورت بھی ہے کیونکہ جو بات مفید ہو اول تو اوسپر اطلاع

ہونی چاہیئے۔ پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ اوس کے متعلق ہماری حالت کیا ہے اور ہونی کیا چاہیئے

حدیث کی تشریح

ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ دو حریصوں کا پیٹ نہیں بھرتا۔ طالب علم کا اور طالب دنیا کا
حرص کا خاصہ ہے کہ جس قدر چیز بڑھتی جائے اوسیقدر اوسکی طلب بڑھتی جائے
پس اس حدیث میں دو حریصوں کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
ان کا بھی پیٹ نہیں بھرتا ایک تو طالب علم کا دوسرے طالب دنیا کا۔ یہاں
علم سے مراد دین کا علم ہے کیونکہ شریعت نے علم اوسی کو قرار دیا ہے۔ رہا دنیا
کا علم تو وہ شریعت کی نظر میں علم نہیں ہاں اگر وہ دین کا ذریعہ ہو جائے تو تابع
ہو کر علم دین میں داخل ہو جائے گا ورنہ نہیں اسکی ایسی مثال سمجھو کہ لکڑی کھانے
کی چیز نہیں ہے اور وہ کھائی نہیں جاتی۔ لیکن چونکہ وہ ذریعہ ہے کھانا تیار ہونیکا
اسلیے اوسکو بھی کھانے کے حساب میں شمار کرتے ہیں دیکھیے جب کھانیکا
حساب ہوتا ہے تو یہ بھی حساب ہوتا ہے کہ ایک روپیہ مہینے کی لکڑیاں صرف
ہوئیں اور کھانا سب خرچ ملا کر پانچ روپے میں پڑا اب اگر کوئی کہے کہ کیا لکڑیاں
بھی کھاتے ہو جو اوسے کھانے کے حساب میں شمار کرتے ہو تو اس اعتراض
کرنے والے کو سب لوگ دیوانہ بتلائیں گے اور جواب دیں گے کہ جو چیز ذریعہ
ہو کسی مقصود کا وہ تابع ہو کر مقصود ہی میں شمار ہوتی ہے اسوجہ سے
لکڑیاں بھی کھانے میں شمار ہوئیں۔ کیونکہ وہ اوس کا ذریعہ ہیں اسیطرح دنیا
کا علم اگر ذریعہ ہو دین کا تو اسکو بھی اسی میں داخل کر دیں گے لیکن اصل علم دین
ہی ہے اور جو علم دین کا علم نہ ہو اور نہ اوس کا ذریعہ ہو وہ علم نہیں بلکہ جہالت ہے
حدیث میں ہے اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ کہ بعض علم ایسے ہیں کہ اون کا نام تو
علم ہے اور حقیقت میں وہ جہالت ہیں اس میں دنیا کا علم بھی داخل ہے جبکہ وہ
ذریعہ نہو دین کا اور وہ علم دین بھی اس میں داخل ہے جبپر عمل نہو کیونکہ مقصود
دیندار بننا ہے اور جب علم سے یہ بات پیدا نہوئی تو خواہ کیسا ہی علم ہو
جہالت ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎ علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت است

۲

یعنی جو علم تجھکو خدا تک نہ پہونچاوے جہالت ہے۔ اِس وقت ہندوستان کے عرف میں دنیا کے ہنر کو بھی علم کہا جاتا ہے مگر شریعت کی نظر میں وہ علم نہیں اور یہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ دنیا والوں کی نظر میں بہت سے علم علم نہیں سمجھے جاتے جیسے غلیظ اوٹھانا اور جوتہ گانٹھنا کوئی عزت دار آدمی اسکو علم نہ شمار کرے گا حالانکہ وہ بھی ایک ہنر ہے مگر حقیر ہونے کی وجہ سے اوسکو علم کی فہرست سے نکالدیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسپر سب عقلمندوں کا اتفاق ہے کہ علم وہ ہے جس میں کوئی وجہ شرف کی بھی ہو۔ تو شرع کی نظر میں چونکہ علم دین کے سوا دوسرے علموں کے اندر کوئی شرف نہیں اسواسطے اون کو علم نہیں شمار کیا پس اس بات پر تعصب کا الزام نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ جو جواب آپ مہتر کے علم کو علم نہ کہنے میں دیں گے وہی جواب شریعت کی طرف سے آپ کو ملے گا۔

غرض یہ کہ حدیث کے اندر علم سے مراد علم دین ہے تو حضور فرماتے ہیں کہ اِن دو شخصوں کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا ایک علم دین کا طالب دوسرا دنیا کا طالب۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ہر شخص کے دیکھنے میں آتا ہے مگر مقصود صرف واقعہ کا بیان کرنا اور خبر دینا نہیں ہے کیونکہ یہ تو ایک فضول بات ہے اور حضور کی یہ شان نہیں کہ فضول باتوں کو بیان کریں بلکہ میں غور کرتا ہوں تو عام طور پر دیکھتا ہوں کہ جتنی خبریں حضور کے کلام میں ہیں اون سے خبر دینا مقصود نہیں ہے بلکہ کوئی حکم مقصود ہے خواہ عقیدہ کے متعلق ہو یا عمل کے۔ پس حدیث و قرآن میں جب کوئی خبر دیکھی جائے سمجھ لیا جائے کہ مقصود اس سے کوئی حکم ہے یہاں تک کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے اندر جو یہ خبر دیگئی ہے کہ اللہ ایک ہے اس سے بھی مقصود یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھو کہ اللہ ایک ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم روحانی حکیم ہیں۔ آپ ہمارا علاج کرتے ہیں اور حکیم کا کسی سے یہ کہنا کہ تم کو تپ دق ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کا علاج بہت جلد کرو اسیطرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم جہاں کوئی خبر بیان فرماتے ہیں تو اس میں یا تو اپنے

۳

حدیث کا مقصود کیا ہے

کسی دوا کی خاصیت بیان کی ہے یا مرض کی خبر دی ہے اور دونوں سے مقصود یہی حکم ہے کہ اپنا علاج کرو۔ پس ہر عقلمند پر ضروری ہے کہ ہر خبر کے اندر حکم کا پتہ چلالے سو اس حدیث میں بھی ایک حکم مراد ہے اور وہ یہ کہ دنیا کی حرص چونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ناپسند ہے اسلیئے اُسکو چھوڑ دو اور علم چونکہ اون کے نزدیک بہت پسند ہے اسلیئے اوسکو طلب کرو۔ یہ تو خلاصہ تھا اب پورا بیان سُنیئے کہ دنیا کی نسبت تو سب ہی کو معلوم ہے کہ جب اوسکی طلب ہوتی ہے تو واقعی ہرگز پیٹ نہیں بھرتا۔ اور حدیث میں بھی ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو نالے مال کے ہوں تو یہ چاہے گا کہ تیسرا اور ہو۔ اور دو نالوں کے ہونے سے یا تو مراد ہے کہ خود چاندی سونے کا نالہ بہنے لگے اور یا یہ مراد ہے کہ جتنی بڑی زمین میں نالے ہوا کرتے ہیں اتنی بڑی جگہ میں مال بھرا ہو۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ آدمی کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی سوائے قبر کی خاک کے۔ مطلب یہ ہے کہ جبتک زندہ رہتا ہے کسی طرح آدمی کا دنیا سے پیٹ نہیں بھرتا۔ تو حدیث کا مضمون تھا بزرگوں نے اور حکمار نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اور یہ نظر بھی آرہا ہے۔ خاصکر اس زمانہ میں کہ آجکل تو لوگ تعلیم بھی دیتے ہیں حرصِ دنیا کی جس کا نام ترقی رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا کی ترقی کرو۔ اور تھوڑے پر کفایت نہ کرو۔ میں دنیا کی ترقی کو منع نہیں کرتا مگر دنیا کو قبلۂ توجہ اور مقصود اصلی بنانے سے روکتا ہوں۔ دنیا کا حاصل کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن دنیا کی حرص منع ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ حلال کا حاصل کرنا فرض ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت جڑ ہے ہر گناہ کی تو کمانا دنیا کا دنیا نہیں اور محبت اور طلب دنیا کی دنیا ہے جہاں یہ پیدا ہو جاتی ہے تو حرص غالب ہو جاتی ہے اور ضرورت کی مقدار پر کفایت نہیں رہتی اور یہی خدا کے نزدیک ناپسند بھی ہے اور اسکی خرابیاں بھی ظاہر ہیں اور نظر آرہی ہیں اسی طرح علم کی طلب میں علم والوں کی حالت ہے چنانچہ اون کو دیکھ لیجیے کہ اوس سے کبھی اون کا پیٹ نہیں بھرتا کتنا ہی بڑے سے بڑا عالم ہو ہمیشہ کسی نہ کسی مسئلہ کی

دنیا کے طالب کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا

۴

ترقی دنیا کی ممانعت نہیں بلکہ مقصود بنانا منع ہے

علم کا طالب بھی علم سے سیر نہیں ہوتا

تلاش میں رہتا ہے اور جو کچھ حاصل ہوتا ہے کبھی اوسپر کفایت نہیں کرتا اور جب تلاش
سے معلوم ہو جاتا ہے تو اسکو بڑا مزہ آتا ہے خلاصہ یہ کہ نہ دنیا کے طالب کا پیٹ
بھرتا ہے اور نہ علم کے طالب کا۔ اور یہ بالکل واقعہ ہے اور آنکھوں سے نظر آرہا ہے
پس جب یہ ایسی ظاہر بات ہے اور ہر شخص اسکو جانتا ہے تو اس کا خبر دینا فضول
بات ہے اور حضورؐ کا کلام اس سے پاک ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مقصود اس خبر دینے
سے کچھ اور ہے اور وہ یہی ہے کہ ایک حرص کے چھوڑنے کا حکم ہے اور ایک حرص کے
اختیار کرنے کا حکم ہے اور اس حدیث میں ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی طلب اور علم کی طلب کو ایک دوسرے کے مقابلہ
میں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور ایک ساتھ جمع نہیں
ہوسکتیں جسکو دنیا کی طلب ہوگی اوسکو علم کی طلب نہیں ہوسکتی اور جسکو علم کی
طلب ہوگی اوسکو دنیا کی طلب نہیں ہوسکتی اور دوسری حدیث میں ہے کہ
علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے تو اب دونوں حدیثوں کے
ملانے سے نتیجہ یہ نکلا کہ علم کی طلب میں تو کمی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ فرض ہے
اور چونکہ دنیا کی طلب اوس کی ضد ہے اور اُس کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی
اسلئے دنیا کی طلب نہ چاہیئے۔ پس حضورؐ نے آگاہ کر دیا کہ اصلی کام مسلمان کا علم
دین کا طلب کرنا ہے نہ دنیا کا۔ اور اس سے اونکی غلطی ظاہر ہوئی جو علم دین کو
چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میں دنیا کمانے کو منع
نہیں کر رہا۔ بلکہ حرص اور طلب سے منع کر رہا ہوں دنیا کمانا وہ ہے جس میں دنیا کا نقصان نہو اور اسکی طلب
یہ ہے کہ دین مغلوب یا گم ہو جاوے۔ تو اصل مقصود علم دین ہونا چاہیئے
اور دنیا کا علم ہو تو دین ہی کا ذریعہ بنا کر ہو۔ دیکھو جب ایک شخص گھوڑے
کی خدمت کرتا ہے تو اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ سواری یا سفر کے کام آئے
اب اگر کوئی شخص ہمیشہ گھوڑے کو کھلائے پلائے اور اس سے کبھی کام نہ لے
تو سب اسکو بیوقوف کہیں گے۔ غرض گھوڑے کی خدمت منع نہیں مگر جب

5

دنیا کا طلب دین کے خلاف ہیں

اِس قدر اوسکی خدمت اور آرام کا خیال ہو کہ اصل مقصود ہی فوت ہو جاوے۔ اور گھوڑا ہی مطلوب بنجاوے تو اوسے روکا جاوے گا۔ اور اصل مقصود کی حاصل کرنے کا حکم دیا جاوے گا۔ اِسی طرح دنیا کا حاصل کرنا اِس درجہ میں کہ اوس سے اصل مقصود میں جو کہ دین ہے خلل نہ آوے کوئی گناہ نہیں اسی کو حدیث میں اِس طرح فرمایا ہے کہ حلال کا کمانا بھی فرض ہے بعد اور فرضوں کے۔ اور اسکو جو بعد میں اور فرضوں کے کہا تو عجب نہیں کہ اِسی اشارہ کے لئے ہو کہ یہ تابع ہے دین کا اور اصل مقصود علمِ دین کی طلب ہے۔ مگر اسوقت مسلمان بڑی غلطی میں پڑے ہیں کہ علم دین کی طلب میں کم مشغول ہیں اور دنیا میں بہت زیادہ مشغول ہیں۔ بعض کی تو یہ کیفیت ہے کہ مہینوں بھی انکو کسی مسئلہ دریافت کرنے کی نوبت نہیں آتی کیا اِن لوگوں کو کبھی ضرورت نہیں ہوتی یا کبھی کوئی شبہ نہیں پڑتا۔ بات یہ ہے کہ ایک تو دین سے بے پروائی ہے دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ لوگوں نے بہت سے کاموں کو دین سے الگ کر رکھا ہے اونکو دین ہی نہیں سمجھتے جیسے آپس کے معاملات خریدنے بیچنے وغیرہ کے یا رہنے سہنے کی طریقے اور ملنے جلنے کے قاعدے یا اچھی بُری خصلتیں جیسے صبر و شکر۔ کینہ و حسد ان سب کو لوگوں نے دین سے باہر سمجھ رکھا ہے بہت کم لوگ ہیں جو جائداد خرید کر یا بیچکر کسی مولوی کو اوس کا مسودہ دکھلاتے ہوں کہ کوئی بات اس میں خلاف شریعت تو نہیں۔ بس یوں سمجھ رکھا ہے کہ اسکو دین سے کیا واسطہ صاحبو دین خدا تعالے کا ایک قانون ہے۔ اور قانون ہر چیز کے متعلق ہوتا ہے۔ آپ حکومت کے قانون کو دیکھ لیجئے کیا حکومت میں معاملات کے لیے کوئی قانون مقرر نہیں۔ یا قانون پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ایسا ہے تو بلا لیسنس کے افیون بیچنے کی ہی ہمت کیجئے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو کیا قانون کی پکڑ اوسپر نہ ہوگی کیا وہاں بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ اسکو قانون سے کیا واسطہ۔ وہاں کیا یہ عذر چل سکے گا ہرگز نہیں بلکہ کہا جاوے گا کہ

اصل مطلوب علم دین کی تحصیل ہے

۶

معاملات اور اخلاق اور معاشرت کے طریقے بھی دین کے جزو ہیں۔

ان تمام واقعات سے نسخۂ ثانیہ کی صحت واضح ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دقوقی کے اپنے معترضین کے نہ پہچانتے کو مضمون مصرع اول کی تائید میں بیانا مقصود ہے انہیں واقعات میں غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ؎

اشک رفت از دو چشمش وان دعا بیخود از وے مے برآمد بر سما

میں لفظ بیخود غرط شفقت کے باعث انہماک فی الدعا کے سبب استعمال کیا گیا ہے اور آن دعائے بیخودان خود دیگر ست میں لفظ بے خودان بمعنی مطلق فانیان مستعمل ہوا ہے جس میں اہل اللہ متبتین دعا مثل دقوقے اور نافین دعا سب داخل ہیں۔ چنانچہ مولانا نے خود اسکو صاف کر دیا۔ اور فرما دیا ہے۔ آن دعا حق میکند چون او فناست + الخ اور آن دعا وآن اجابت از خداست + میں نسبت دعا بجناب حق سبحانہ عام ہے اس سے کہ وہ ابتداہی سے منسوب بحق ہو جیسے کہ دعائے منکرین دعا جن پر اول ہی سے فنا غالب ہے یا ابتداءً تو داعین ہی کی طرف سے ہو مگر بعد غلبہ فنا در حالت دعا منسوب بحق سبحانہ ہو گئی ہو اوسوقت دعاء دقوقے کا منسوب بحق سبحانہ ہونا بھی صحیح ہو گا۔ اور از خود ہونا بھی درست ہو گا۔ کیونکہ وہ ابتداءً تو خود دقوقے کی جانب سے تھی اور بعد غلبہ فنا بحالت اشتغال بدعا منسوب بحق ہو گئی تھی اور معترضین کا یہ فرمانا بھی درست ہو گا کہ ؎

او فضولے بودہ است از انقباض

کرد بر مختار مطلق اعتراض

اس وقت یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ دو باتوں میں سے ایک بات لازم ہے یا تو دقوقے کی دعا منسوب بحق نہ ہو گی یا اعتراض معترضین صحیح نہ ہو گا۔ اور یہ دونوں باتیں ظاہر کلام مولانا کے خلاف ہیں۔ وتقریر الدفع واضح۔

شرح شبیری

بعض اولیاء اللہ کی صفت کہ وہ احکام الٰہی پر راضی ہوتے اور یہ دعا نہیں کرتے کہ اے اللہ اس حکم کو پھیر دے

بشنو اکنون قصۂ آن رہروان　　که ندارند اعتراضے در جہان

۲۷۱

یعنی اب ان سالکوں کا قصہ سنو جو کہ دنیا میں اعتراض نہیں رکھتے ہیں۔

ز اولیا اہل دعا خود دیگرند　　که ہمی دوزند و گاہے می درند

یعنی اولیاء اللہ میں سے اہل دعا اور ہی ہیں جو کہ کبھی سیتے ہیں اور کبھی پھاڑتے ہیں مطلب یہ کہ صورتاً کچھ اپنی رائی بھی لگاتے ہیں تو ایسے حضرات تو اور ہی ہیں

قوم دیگر می شناسم ز اولیا　　که دہان شان بستہ باشد از دعا

یعنی میں اولیاء اللہ کی ایک اور قوم پہچانتا ہوں کہ ان کا منہ دعا سے سلا ہوا ہے

از رضا کہ ہست رام آن کرام　　جستن دفع قضا شان شد حرام

یعنی رضا کی وجہ سے جو کہ ان کرام کی مطیع ہو قضا کا دفعیہ تلاش کرنا ان کے لئے

حرام ہے (اسلئے کہ)

در قضا ذوقے ہمی بینند خاص کفرشان آید طلب کردن خلاص

یعنی یہ حضرات قضا میں ایک ذوق خاص دیکھتے ہیں تو اون کو خلاصی طلب کرنا کفر معلوم ہوتا ہے۔

حسن ظنے بر دل ایشان کشود که نپوشند از غمے جامہ کبود

یعنی اون کے قلب پر ایک حسن ظن کھل گیا ہے کہ وہ کسی غم کی وجہ سے جامۂ کبود نہیں پہنتے۔ مطلب یہ کہ چونکہ اون کو قضا سے ایک حسن ظن ہے اسلئے وہ کسی ظاہری غم سے غم نہیں کرتے +

ہر چہ آید پیش ایشان خوش بود آب حیواں گردد ار آتش بود

۲۷۵

یعنی اون کے سامنے جو کچھ آتا ہے اچھا ہی معلوم ہوتا ہے اور اگر آتش بھی ہو وہ آب حیوان بنجاتی ہے +

زہر در حلقوم شاں شکر بود سنگ اندر راہ شاں گوہر بود

یعنی اون کے حلقوم میں زہر بھی شکر ہو جاتا ہے اور پتھر اونکی راہ میں گوہر ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جب وہ کسی بات کو دیکھتے ہیں کہ یہ اقتضا قضا کا ہے تو وہ اسپر راضی رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ بظاہر کیسی ہی ناگوار بات ہو۔ مگر اونکو گوارا اور خوش ہی معلوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی سمجھو کہ اگر کوئی محبوب مجازی کسی عاشق سے ملے اور پکڑ کر اوسکی ناک دبا دے زور سے بغل میں دباوے کہ اوس عاشق کی ہڈی پسلی الگ الگ ہونے لگے تو چونکہ یہ جانتا ہے کہ یہ جو کچھ کر رہا ہے میرا محبوب کر رہا ہے اوسکو ان ظاہری تکلیف دہ باتوں سے تکلیف نہیں ہوتی

بلکہ اوسپر وہ سرورِ وصال اسقدر غالب ہوتا ہے کہ اِس کلفت کو محسوس ہونے ہی نہیں دیتا۔ تو اسی طرح یہ حضرات قضاء حق پر اس طرح راضی ہوتے ہیں کہ بیچ یہ ہے کہ اونکو اوس سرور کیوجہ سے کرب اور تکلیف معلوم ہی نہیں ہوتی ہے۔

جملگی یکسان بود شان نیک و بد ازچہ باشد این ز حسن ظن خود

یعنی اون حضرات کو سب نیک و بد یکساں ہی ہوتا ہے۔ اور یہ کس وجہ سے ہوتا ہے اپنے حسن ظن کیوجہہ سے مطلب یہ کہ بظاہر گوارا ہو یا ناگوار وہ ہر حالتمیں خوش ہی رہتے ہیں اور اونکی یہ خوشی صرف اِس لیے ہوتی ہے کہ جو اون کو حق تعالی سے ایک حسن ظن ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ خوش ہی رہتے ہیں۔

کفر باشد نزد شان کردن دعا کاے الہ از ما بگردان این قضا

یعنی اون کے نزدیک دعا کرنا کہ اے الٰہی ہم سے اِس قضا کو پھیر دے کفر ہے مطلب یہ کہ وہ اسکو مشیت ایزدی میں دخل دینا سمجھتے ہیں اور مشیت میں دخل دینا کفر ہے ہی۔ لہذا وہ اپنے گمان کے مطابق اسکو کفر خیال کرتے ہیں۔ اور یہ انکی ایک حالت ہوتی ہے باقی اصل وہی ہے جو حالت کہ انبیاءؑ کی ہتی کہ رضا کے ساتھ دعا ہو آگے دو حکایتیں اسکی کہ وہ دعا کو پسند نہیں کرتے اور قضا پر راضی رہتے ہیں لاتے ہیں۔ ایک تو حضرت بہلولؒ کی کہ اونہوں نے کسی بزرگ سے سوال کیا تھا کہ آپکا مزاج کیسا ہے اونہوں نے کہا کہ اوس شخص کا مزاج کیا پوچھتے ہو کہ جسکی مرضی کے خلاف تمام جہان میں ایک پتا نہ ہلتا ہو۔ حضرت بہلولؒ بولے کہ اسکے کیا معنی ہیں اون بزرگ نے کہا کہ یہ تو مسلم ہے کہ حق تعالی کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا۔ اور جس نے اپنی مرضی کو مرضی حق میں فنا کر دیا ہو۔ اور اوسکو اتحاد (اصطلاحی) نصیب ہوچکا ہو تو جو کام کہ مرضی حق کے موافق ہونگے لامحالہ اُس شخص کی مرضی کے بہی موافق ہوں گے اور بے مرضی حق کے کوئی پتا

۲۷۶

قال الله تعالى تلك امانيهم قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

لما دلت الاية على ان الدعوى بلا برهان مما يجب منه التعفف وكان الحكم على غير الحديث بكونه حديثا واخلا في التعسف كما ان عكسه داخل في التقشف وكان الابتلاء في هاتين البلتين قد كثر في احاديث التصوف وكانت الرسالة الملقبة

التشرف بمعرفة احاديث التصوف

مع ترجمتها الموسومة

تكميل التصرف في تسهيل التشرف

وافية عن كلتيهما لما فيهما من التحقيق والتعرف خالية عن المجازفة والتكلف وهذا جزء منها فالحاجة عليها بعيد ان شاء الله تعالى عن التاسف قريب الى التنظف من تصنيف صاحب الفهم والتعرف كاشف معضلات التصوف مولانا المولوي الحافظ الحاج الشاه اشرف علي سلمه الله الولي العلي فلجعل افادة اهل التلطف

اهتم بطبعها محمد عثمان حفظه الله عن التلهف

في المطبع المعروف بمحبوب المطابع الواقع في دهلي

شائقین مثنوی معنوی کو مژدہ

آجکل تقریباً ہر تعلیم یافتہ شخص کو مثنوی مولانا رومی سے ایک خاص دلچسپی ہے۔ مگر ناواقفی فن کیوجہ سے اُسکے مطالب کے سمجھنے میں بڑی دقت اور خرابیاں واقع ہوتی ہیں چنانچہ اکثر شریعت و طریقت کو علیحدہ سمجھنے لگے یہ غلطی ایسی عام ہو رہی ہے کہ اس میں بہت کثرت سے لوگ مبتلا ہیں۔ اسکی وجہ کچھ تو مکار اور شکم پرور صوفیوں اور سجادہ نشینوں کی بہتات ہے جنھوں نے مثنوی کے اشعار میں اپنے خود ساختہ مطالب کا اضافہ کر کے خواہشات نفسانی کے پورا کرنیکا ذریعہ بنایا۔ اور متدین مولویونکو کوچۂ طریقت سے نابلد بتا کر عوام کو الحاد و زندقہ کی سرحد تک پہنچا دیا۔ دوسری وجہ زمانہ حال کی مروجہ اور غیر معتبر یا قدیم ادق اور ناآشنا شرحوں کی تدوین ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مثنوی مولانا رومی کی جتنی قدیم شرحیں یا حواشی ہیں وہ اس قدر ادق اور طویل ہیں کہ عام لیاقت کے لوگ اُن کے مطالب سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں اور جو شرحیں عام فہم اور رائج الوقت ہیں اُنمیں اِس کثرت سے غیر متعلق باتیں اور رطب و یابس اقوال جمع کر دیے گئے ہیں جس سے خلط مبحث ہونے کے ساتھ ساتھ مطالب بالکل خبط ہو جاتے ہیں بلکہ اکثر مقامات شرعی حد سے اس وجہ متجاوز ہو گئے ہیں کہ نعوذ باللہ کفر و زندقہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مذکورہ بالا دقتوں سے محفوظ ہو جائیں اور ایمان کی غارتگری سے مامور رہیں تو حضرت مولانا شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہ کی نہایت عام فہم مختصر مگر جامع و

شرح کلید مثنوی کا مطالعہ کریں

کلید مثنوی کی سب سے بڑی اور ممتاز خوبی یہ ہے کہ تمام ایسے مسائل جن کے مطالب کے سمجھنے میں غلطیوں کی وجہ سے نعوذ باللہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اور اپنی کوتاہ نظری کیوجہ سے شریعت اور تصوف دو الگ چیز سمجھنے لگے ہیں اُن تمام مسائل کو نہایت صاف اور واضح عبارت میں قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہے اُن احادیث کے دیکھنے کے بعد تمام شبہات رفع ہو جاتے ہیں اور وہی مسئلہ جو شریعت کے خلاف معلوم ہوتا تھا۔ خالص شرعی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔

الغرض اسی شرح میں تمام مسائل تصوف نہایت عجیب و غریب انداز سے قرآن و حدیث کے دلائل و براہین سے بیان کئے گئے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں قیمت دفتر اول للعہ دفتر دوم (عہ) ایضاً دفتر ششم (للعہ)

المشتہر محمد عثمان۔ تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

التکشف عن مہمات التصوف

یعنے

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام فیضہم کی
مفید عوام و خواص و افراط و تفریط سے پاک سچے تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری کتاب

بعد الحمد والصلوٰۃ کہ اس زمانہ پرفتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو قولی و عملی
بے قیدی کا نام تصوف کہہ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف
کہہ دیا۔ اسی طرح اسکے مسائل مثل وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود وغیرہا کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں۔ اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا
کہ اپنے عقائد خراب کیے بعضے شرک تک میں مبتلا ہوگئے اور بعض حضرات ایسے گرے کہ وہ تصوف کا اصل سے ہی
انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو
غیر ثابت بالکتاب والسنۃ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت کی سمجھکر اس کے نام سے کوسوں بھاگنے لگے
اُن کو یہ ضرر ہوا کہ اس کے برکات سے محروم رہے اور قلب میں فساد پیدا ہوگئی اور بعض حضرات ان میں جو منکر نہیں
ہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت
کو دیکھنا چاہیے اُس نظر سے نہیں دیکھتے اور اس کے مسائل کو غیر ثابت بالسنہ جانتے ہیں نظر بر آں حکیم الامۃ
جامع شریعت و طریقت مولانا موصوف الصدر نے یہ کتاب لاجواب تالیف فرمائی کہ جس سے تصوف کی حقیقت اور اسکے
ضروری مسائل کی تحقیق جن میں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہوگئیں۔ جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں یا ادہر
اُدہر متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کو خصوصاً اور عامہ مؤمنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً
سبقاً پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشکالات حل ہونیکے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری
دیکھنے میں آوینگے جو نہایت کارآمد ہیں۔ چنانچہ تفصیل بیانات کی یہ ہے +

جلد اول میں یہ مضامین ہیں۔ مسائل متعلقہ نوافل حقیقت طریقت۔ یعنی خلاصہ سلوک حقوق طریقت
یعنی طریقہ میں داخل ہوکر جو جو کام کرنے ہوں گے۔ تحقیق کرامت۔ تحقیق مسمریزم طلسم کشائے
فرمیسن یعنی فرمیسن کی تحقیق۔ علاج وساوس بعض مضامین مفیدہ ضروریہ۔ خمسہ اردو برائے
ترغیب طالبان۔ مضامین عجیبہ ضروریہ۔ تذکیر موت اشعار شوق موت۔

جلد دوم میں دو رسالے ہیں۔ اول ملخص الانوار والتجلی اس میں تصوف کے ایک اہم مسئلہ تنزلات ستہ

اور جامعیت ان کی تحقیق نہایت عجیب اور سہل اور مطابق شریعت غرا کے فرمائی ہے۔ یہ رسالہ عربی زبان میں ہے دوسرا الفتوح فیما یتعلق بالروح اردو اس رسالہ میں روح کے متعلق حکمائے متقدمین و متاخرین صوفیہ کے مذاہب بیان فرمائے ہیں اور ان میں جو مذاہب باطل ہیں ان کی تردید اور مذہب حق کا اثبات اور یہ کہ عذاب و ثواب کس روح کو ہوتا ہے اور یہ کہ روح مجرد ہے یا مادی تمام مباحث کو مدلل و مفصل بیان فرمایا ہے۔

جلد سوم۔ اس کے دو جز ہیں اول رسالہ مسائل المثنوی اردو ہے اسمیں کلید مثنوی شرح دفتر اول مثنوی مولانا روم سے مسائل سلوک مثل وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود و معنی ابن الوقت و ابو الوقت و مسئلہ عینیت و غیریت و طرق وصول و غیر ذلک کو ملتقط فرما کر نہایت خوبی سے جمع فرمایا ہے۔ اسکی تالیف کی غرض یہ تھی کہ جن لوگوں کو مثنوی شریف کی استعداد نہ ہو مگر اس کے مسائل پر مطلع ہونا چاہیں ان کو کلید مثنوی کی حاجت نہ رہے اور دوسرا جزو اس جلد کا بعض مضامین ضروریہ امداد الفتاوی کے ہیں جن کی خوبی اور ضرورت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے +

جلد چہارم میں صرف رسالہ عرفان حافظ ہے۔ یہ رسالہ لسان الغیب حضرت حافظ شیرازی کے دیوان کی ردیف خا تک شرح ہے جس میں سلوک و تصوف کوٹ کوٹ کر بھرا گیا ہے۔ اسکی خوبی سے بیان قاصر ہے اور شروح میں اس دیوان کے دیکھنے کے بعد اسکو دیکھا جاوے تو اس وقت معلوم ہوگا کہ یہ کیا شے ہے +

جلد پنجم۔ اس کے تین جزو ہیں اول جزو حقیقۃ الطریقہ۔ اس میں تیرہ باب ہیں جن کے مضامین مختلط طور سے لکھے ہیں اور ہر مضمون پر اس بات کا بھی نام لکھدیا ہے جس بات کا وہ مسئلہ ہے اور وہ تیرہ باب یہ ہیں اخلاق[1] احوال[2]۔ اشغال[3] تعلیمات[4]۔ علامات[5]۔ فضائل[6]۔ عادات[7]۔ رسوم[8] مسائل[9]۔ اقوال[10]۔ توجیہات[11]۔ اصلاح[12] متفرقات[13]۔ ان ابواب کے مضامین کو تین سو تیس احادیث صحیحہ سے ثابت فرمایا ہے۔ جس کے دیکھنے سے صوفی غالی کا غلو اور منکر تصوف کا انکار۔ کافور ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب بالکل ایک نئی شان سے لکھی گئی ہے حضرات صوفیہ رحمہم اللہ کے اشغال و رسوم وغیرہا کو حدیث سے ثابت فرمایا ہے۔ دوسرا جزو اس جلد کا رسالہ النکت الدقیقہ۔ ہے اسمیں بعض مضامین ضیاء القلوب و دیگر رسائل کو بھی (جن پر بعض اہل ظاہر حضرات کے شبہات ہیں اور ان کو بدعت فرماتے ہیں) احادیث سے ثابت فرمایا ہے۔ تیسرا جزو تائید الحقیقۃ عربی مع ترجمہ اردو ہے جو کہ حقیقۃ الطریقۃ کے بعد ہے۔ اس میں آیات سے مقاصد سلوک کو ثابت فرمایا ہے۔ اس مرتبہ تمام جلدوں کو ایک جگہ رکھا ہے۔ قیمت پانچ روپیہ ۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر محمد عثمان - تاجر کتب - دریبہ کلاں - دہلی

الحدیث الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من الصمت والصمت خیر من املاء الشر الحاکم وابو الشیخ والعسکری عن ابی ذر مرفوعاً والدیلمی عن ابی ھریرۃ

ف فیہ اصلاح لغلو من رجح الوحدۃ والصمت مطلقاً وسر مسئلۃ الوحدۃ الفرار بدینہ عن الفتن وسر

حدیث تنہائی بہتر ہے بُرے ہمنشین سے اور اچھا ہمنشین بہتر ہے تنہائی سے اور نیک بات کہنا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بُری بات کہنے سے روایت کیا اسکو حاکم اور ابو الشیخ اور عسکری نے ابوذر سے مرفوعاً اور دیلمی نے ابو ہریرہؓ سے **ف** اس میں اوس شخص کے غلو کی اصلاح ہے جو گوشہ گیری کو اور خاموشی کو علی الاطلاق ترجیح دیتا ہے (تو اس تفصیل سے اس اطلاق کی اصلاح ہو گئی) اور راز مسئلہ وحدۃ کا اپنے دین کی حفاظت کیلئے فتنوں سے بھاگنا ہے سو جہاں ملنے جلنے میں اس فتنہ کا احتمال ہو وہاں گوشہ گیری کو ترجیح ہے اور جہاں صحبت میں دین کی حفاظت ہو اور تنہائی میں اندیشہ بتلا ہونے کا ہو جیسا کہا گیا ہے ؎

خیالات نادان خلوت نشین
بہم برزند عاقبت کفر و دین۔

وہاں صحبت کو ترجیح ہے اور راز مسئلہ تکلم کا دین کی طرف مخلوق کی رہنمائی ہے تو جہاں بولنے میں اس نفع کی امید ہو وہاں تکلم کو خاموشی پر ترجیح ہے

مسئلۃ النطق

ارشاد الخلق

الی الدین

الحدیث ولدت فی زمن الملک العادل لا اصل لہ وقال الحلیمی فی الشعب انہ لا یصح ف اما قول العدی رح ؎

سزد گر بدورش بنازم چنان
کہ سید بدوران نوشیروان

فمحمولۃ علی من حکاہ للشیخ کتابا او خطابا والشیخ معذور وکذا العذر فی کل ما اوردہ القوم فی کلامہم مما لا یثبت

الحدیث لا یلدغ المؤمن من حجر واحد مرتین رواہ الشیخان ابوداؤد ف فیہ ان من شان المؤمن التیقظ وفیہ رد علی من عد البلہ والسفہ من کمالات الولایۃ وما ورد ان المؤمن غر کریم

کما قیل ؎

بنمائے رخ کہ خلقے والہ شوند وحیران
بکشائے لب کہ فریاد از مرد و زن برآید

حدیث۔ میں بادشاہ عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں اسکی کچھ اصل نہیں اور حلیمی نے شعب میں کہا ہے کہ یہ صحیح نہیں باقی سعدی رح کا جو شعر ہے ؎

سزد گر بدورش بنازم چنان
کہ سید بدوران نوشیروان

سو اسکا بار اوس شخص پر ہے جس نے تقریراً یا تحریراً اسکی حکایت کی ہے اور شیخ معذور ہیں (کہ راوی پر حسن ظن کرکے نقل کردیا) اور یہی عذر ہے تمام اُن غیر ثابت حدیثوں میں جنکو صوفیہ اپنے کلام میں لے آئے ہیں :۔

حدیث۔ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا (یعنی من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ) روایت کیا اسکو شیخین اور ابوداؤد نے ف۔ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ بیداری مومن کی شان سے ہے اور اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو بھولے پن اور بیوقوفی کو کمالات ولایت سے سمجھتے ہیں (اور اسپر تعریف کرتے ہیں کہ فلاں شخص بڑے بزرگ ہیں انکو یہ بھی خبر نہیں

فهو بحسن الظن قبل
التجربة او محمول
على الرعاية للكرم
فيما ينفع غيره
ولا يضر بنفسه او يقال
ان حسن الظن في
الاعتقاد والجزم في
الاعتماد ويجمعهما
قول السعدي رحمه الله

ہر کہ را جامہ پارسا بینی
پارسا دان و نیک مرد انگار
والثاني

نگہ دار د آن شوخ در کیسہ دُر
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

ودخل في هذا التيقظ
قطع المصاحبة عن اذاهم
في اخذ الطريق
بالتمرد عليهم
والاعجاب
بن آیہ
+

کہ روپے کے کتنے پیسے ہوتے ہیں اگرچہ ایسا ہونا
کچھ عیب بھی نہیں مگر کوئی کمال بھی نہیں) اور
یہ جو وارد ہوا ہے کہ مومن دھوکہ میں آجانے
والا اور کریم ہوتا ہے (جس سے ظاہرا
معلوم ہوتا ہے کہ بھولا ہونا کمال اور مدح
کی بات ہے) سو یہ بنا بر حُسن ظن کے
قبل تجربہ ہے (یعنی تجربہ کے قبل تو حسن
ظن کے سبب بعض اوقات دھوکہ میں
آجاتا ہے۔ لیکن بعد تجربہ کے پھر
دھوکہ نہیں کھاتا۔ تو دونوں حدیثیں
جمع ہوگئیں) یا یہ دوسری روایت اس پر
محمول ہے کہ وہ شان کرم کے سبب ایسی
چیز میں جو دوسرے کیلئے نافع ہو اور
اپنے لئے مضر نہ ہو رعایت کرتا ہے (دوسرا
آدمی سمجھتا ہے کہ میں نے اسکو دھوکہ دیدیا
ایک یہ صورت ہے دونوں حدیثوں
کے جمع کرنے کی) یا یوں کہا جاوے
کہ حسن ظن (جو بھولے پن کی شکل میں
ظاہر ہوتا ہے) اعتقاد میں ہے (یعنی
سب کے ساتھ صلاح کا اعتقاد رکھتا
ہے کسی کے ساتھ بدگمانی جو ناجائز ہے

نہیں کرتا۔) اور حسرم (و تیقظ) اعتماد نہیں ہے (یعنی معاملات میں بدون تجربہ کے کسی پر اعتماد نہیں کرتا ایک یہ صورت ہے دونوں حدیثوں کے جمع کرنے کی) اوران دونوں کو سعدی رحمہ نے دو شعروں میں جمع کردیا ایک یہ ہے ؎

ہر کرا جامہ پارسا بینی پارسادان و نیک مرد انگار۔

(یہ اعتقاد کے باب میں ہے) اور دوسرا یہ ہے ؎

نگہدار د آن شوخ در کیسہ دُر کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر۔

(یہ اعتماد کے باب میں ہے) اور اسی تیقظ میں یہ بھی داخل ہے کہ جو شخص طریقت کے حاصل کرنے میں اونکو ایذا پہونچاتا ہے۔ اس طرح سے کہ اونپر سرکشی کرتا ہے (اطاعت نہیں کرتا) اور اپنی رائے کو پسند کرتا ہے (اور اوسی کا اتباع کرتا ہے) وہ اوس سے صحبت قطع کردیتے ہیں (اور بدون کافی تدارک کے پھر اوس سے تعلق نہیں کرتے تو اون کا یہ عمل حدیث کے موافق ہے محل اعتراض نہیں اور اسی کے قریب ایک دوسری حدیث کا مضمون ہے یاتی علی الناس زمان ھم ذیاب فمن لم یکن ذیبا اکلتہ الذیاب اوردہ فی المقاصد الحسنۃ بروایۃ الطبرانی فی الاوسط عن انس مرفوعًا وبحمد اللہ تعالیٰ تم ھھنا الشطر الثانی الذی جلعھا من المقاصد الحسنۃ من التشرف لآخر صفر ۱۳۴۹ھ من الھجرۃ ولا بعد فی ان اوفق للشطر الثالث مع التصریح بماخذہ فی مفتتحہ لو وقفت وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد واصلی واسلم علی سیدنا اھل الارشاد محمد و الہ واصحبہ خیر العباد صلوۃ وسلاما یتجاوزان یوم التناد۔

تمت

(۱۳۳) **مثال** صاجو!۔ اگر ایک شخص جیب میں اشرفیاں بھرلے اور جب
جگہ رہ جائے تو اوپر سے کوڑیاں بھرنے لگے اور کوڑیوں کو ٹھونس ٹھونس کر بھرنے
کی وجہ سے جیب پھٹنے لگے کہ اشرفیاں نکلنے لگیں اور یہ حالت دیکھ کر کوئی
شخص اس کو اس طرح کوڑیاں بھرنے سے منع کرے تو اسکو مانع ترقی کہا جاویگا
ہرگز نہیں۔ وہ کوڑیاں کس کام کی جو اشرفیاں کھو کر حاصل کی گئی ہوں۔ پس جب
آپکا دین کہ اشرفیوں سے زیادہ قیمتی ہے برباد ہو رہا ہے تو دنیا کی چند کوڑیاں
جمع کرکے آپکو کیا فلاح ہوگی تو اس حالت میں مولوی ضرور منع کریں گے
اور اگر یہ امر آپ کی سمجھ میں آجاوے گا تو آپ بھی کہنے لگیں گے ؎

مبادا دل آں فرومایہ شاد   کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

ہمکو گو یہ بھی جائز ہے کہ ہم آپکو آپ کے دنیاوی نقصانات سے بھی بچاویں
لیکن ہم اسکو اپنا منصب نہیں سمجھتے اسلئے دوسرے مشاغل دینیہ کے
غلبہ سے قصداً ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ ؎

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم   الا حدیث یار کہ تکرار می کنم

دیکھئے انگریزوں کا فتوےٰ ہے کہ ہر کام کے لئے ایک جماعت رہنی
چاہئے تو اس فتوی کے مطابق مولویوں کو صرف دین کے کام کے لئے رکھو

(۱۳۴) **مثال**۔ کوئی رسالہ خوان نعمت دیکھ کر کبھی کالگہ
نہیں پکا سکتا تو جب صرف فنون دنیویہ بھی بدون صحبت کے حاصل نہیں
ہو سکتے تو فنون شرعیہ تو کیسے حاصل ہو سکتے ہیں مجھے یاد ہے کہ میرے بچپن میں
ایک وکیل صاحب میرے یہاں مہمان ہوئے میں نے اُن سے ترجمہ قانون
لیکر دیکھا اور اپنے نزدیک اُسکو سمجھا۔ پھر میں نے وکیل صاحب سے پوچھا کہ
اسکے معنی یہی ہیں جو میں نے سمجھے کہنے لگے نہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں اور
اون کے بیان کرنے کے بعد وہی معنی صحیح معلوم ہوئے جو اُنہوں نے
بتلائے تھے تو دیکھئے اُردو ہماری مادری زبان ہے مگر چونکہ اس فن سے

واقفیت نہ تھی اسلیئے صحیح معنی سمجھ میں نہ آئے

(۱۳۵) مثال۔ بعض دفعہ ایک مسئلہ کے ساتھ دوسری قیود جو اس مقام پر مذکور نہیں ملحوظ ہوتی ہیں جس میں نہایت ماہر کی ضرورت ہوتی ہے اسلیئے میں نے ایک طالب علم شافعی المذہب کی درخواست پر اونکو فقہ شافعی پڑھانے سے انکار کردیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ کبھی ایک مسئلہ میں ایک قید معتبر ہوتی ہے لیکن وہ اس خاص جگہ مذکور نہیں ہوتی بلکہ دوسری جگہ مذکور ہوتی ہے تو ایسے مقام پر بوجہ عدم استحضار و عدم مہارت مجھسے فروگزاشت ہوتی ہیں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ لفظ اِخْتَارِیْ کنایات میں سے ہے اسکو باب الکنایات میں دیکھکر بعض لوگوں کو یہ لغزش ہوئی کہ وہ یہ سمجھے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو بہ نیت طلاق یہ لفظ کہے تو طلاق ہوجاویگی حالانکہ ایک تو یہ مسئلہ باب تفویض طلاق میں سے ہے اور دوسرے باب کنایات سے تو باب کنایات میں تو یہ لکھا ہے کہ یہ کنایہ ہے اور باب تفویض میں یہ لکھا ہے کہ وقوع طلاق کی شرط یہ ہے کہ عورت اخترت نفسی بھی کہے اور اگر عورت کچھ نہ کہے تو مرد کے صرف اختاری کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی اِس لیئے میں نے اُن شافعی المذہب سے انکار کردیا۔ اور مولوی طیب صاحب عرف شافعی کا نام تبلا دیا۔ کیونکہ دیانت کی بات یہی تھی۔ اِس قسم کی سیکڑوں مثالیں ہیں کہ جب تک کامل شیخ اسکو غوامض پر مطلع نہ کرے اسوقت تک وہ حل نہیں ہوسکتیں اس لیئے صحبت کی حاجت ہوتی ہے +

(۱۳۶) حکایت۔ مولانا نے حکایت لکھی ہے۔ ایک اژدھا سردی میں ٹھہرا بیٹھا تھا اسکو ایک ماہی گیر نے مردہ سمجھکر رسوں میں جکڑ لیا اور گھسیٹ کر شہر میں لایا لوگ جمع ہوگئے وہ شیخی بگھار رہا تھا لوگ بھی تعجب کر رہے تھے اتنے میں دھوپ جو نکلی وہ اسکی حرارت سے جنبش کرنے لگا معلوم ہوا کہ زندہ ہے مخلوق بھاگی اور ساری شیخی اسکی کرکری ہوگئی اسکو ذکر کرکے مولانا فرماتے ہیں

نفس اژدرہاست او کے مردہ است　　از غم بے آلتی افسردہ است

یعنی نفس تو ایک اژدر ہے وہ مرا نہیں ہاں غم بے آلتی سے افسردہ ہے تو افسردگی کے اسباب کو نہ چھوڑنا چاہئے اور وہ مجاہدات اشغال اور تدابیر خاص ہیں اسلئے تعلیم اصلاح کے ساتھ ان تدابیر کی تعلیم بھی ضروری کرنا چاہئے۔ اکثر ہمارے مصلحین اوامر و نواہی اور وعدہ اور وعید کو ہمیشہ ذکر کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ تدبیر نہیں بتلاتے حالانکہ اسکی سخت ضرورت ہے کیونکہ اس میں سخت دشواری پیش آتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولیں مگر نفس کہتا ہے کہ اب تو فلاں مصلحت سے بول ہی لینا چاہئے اور ہم نفس سے مجبور ہو جاتے ہیں دیکھو اگر بدن میں بہت صفرا بڑھ جاوے تو نرے مسکنات سے تسکین نہیں ہوتی۔ بلکہ مزیل کی ضرورت ہوگی تو محض نصیحت بمنزلہ مسکن ہے۔ اور تدبیر بمنزل مزیل غرض ان کے لئے تربیت کی حاجت ہوئی ؛

(۱۳۷) حکایت۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عمل کرنے سے ہر تعب سے نجات ہوتی ہے مگر پریشانی سے ضرور نجات ہوتی ہے اور اصل کلفت یہی ہے اور اگر پریشانی نہیں تو خود تعب و مشقت میں بالذات کوئی کلفت نہیں اسی پر حکایت یاد آئی کہ مولوی غلام محمد صاحب جو میرے دوست ہیں وہ ایک رئیس کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے اور نماز بھی پانچوں وقت پڑھواتے تو ان لڑکوں کی ماں کوستی تھی کہ اس مولوی نے میرے بچوں کو ز کام میں مبتلا کر دیا صبح کو وضو کراتا ہے صاحب ایسی مشقت تو دین میں ہوتی ہی ہے مولانا فضل الرحمن صاحبؒ سے ایک شخص نے آکر پوچھا کہ ایک عورت کا شوہر گم ہو گیا ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ مرد کی نوے برس کی عمر تک انتظار کرو کہنے لگا کہ جناب اس میں تو بڑا حرج ہے اور دین میں حرج ہے نہیں مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی اگر یہ حرج ہے تو جہاد میں بھی حرج ہے سو حرج کے یہ معنی نہیں۔ حرج کہتے ہیں پریشانی اور الجھن کو سو اسلام میں یہ معنی نہیں ہاں تعب و

مشقت ہے تو کیا دنیا کے کاموں میں تعب و مشقت نہیں ہے۔

(۱۳۸) **مثال**۔ شاید کوئی یہ کہے کہ ہم بہت دینداروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اکثر تکلیف میں رہتے ہیں مثلاً ان کی آمدنی کم ہوتی ہے اور خرچ زیادہ ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ تکلیف جسم پر ہے روح پر نہیں اور پریشانی ہوتی ہو روح کی تکلیف سے پس اسکی مثال دلدادگان شریعت کے اعتبار سے ایسی ہے جیسے کسی عاشق سے کوئی مدت کا بچھڑا ہوا محبوب ملے اور دور ہی سے دیکھ کر یہ محب اسکو سلام کرے اور اس کے گلے سے لگانے کا متمنی ہو اور اسکی عین تمنا کے وقت وہ محبوب دوڑ کر گلے سے لگالے۔ اور اس قدر زور سے دبادے کہ اسکی ہڈیاں بھی ٹوٹنے لگیں اب میں اہل وجدان سے پوچھتا ہوں کہ اس دبانے سے عاشق کو کچھ تکلیف ہوگی یا نہیں یقیناً تکلیف ہوگی۔ لیکن یہ ایسی تکلیف ہے کہ ہزاروں راحتیں اس تکلیف پر قربان ہیں اگر عین اس تکلیف کی حالت میں محبوب کہے کہ اگر تجھکو کچھ تکلیف ہو تو چھوڑدوں اور یہ تیرا رقیب جو سامنے موجود ہے اسکو اس طرح سے دبادوں تو وہ کیا جواب دے گا ظاہر ہے کہ جواب دے گا کہ ؎

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

اور یہ کہے گا کہ ؎

اسیرت نخواہد رہائی ز بند شکارت بجوید خلاص از کمند

(۱۳۹) **مثال**۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کو اکثر لوگ خشک مزاج بتلاتے تھے کیونکہ یا تو کبھی ملے نہیں اور یا اگر ایک دو دفعہ ملے تو اتفاق سے ایسے وقت ملے کہ مولانا کسی دوسرے شغل یا احتساب میں مشغول ہوئے بس اس ایک جلسہ میں دیکھ کر عمر بھر کے لیے ایک غلط حکم کردیا اسکی ایسی مثال ہے کہ کوئی شخص سنے کہ فلاں جج صاحب بڑے خوش خلق ہیں اور یہ سنکر ان سے ملنے کو عدالت میں جاوے اور

(۷) کوئی معجزہ نہیں وقوع میں آیا جب ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا جو افضل الرسل ہیں تو دیگر انبیار علیہم السلام سے بھی ظہور میں نہ آنا تعجب کی بات نہیں۔ جواب یہ ہے کہ غور نہیں کیا گیا۔ حق تعالیٰ نے اون کے مطالبہ کے جواب میں صاف فرمایا ہے اولم تاتہم بینۃ ما فی الصحف الاولےٰ جس کا حاصل یہ ہے کہ کیا پہلے صحیفوں سے اون کے پاس دلیل نہیں آئی دلیل سے مراد معجزہ ہے جیسا کہ سوال میں لفظ آیۃ سے مراد معجزہ ہے جسکو ہمارے مخاطبین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اسی بنار پر اس آیت کو نفی معجزہ کی دلیل بنایا ہے۔ جواب میں اوسکو تنبیہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے تو حاصل یہ ہوا کہ کیا پہلے صحیفوں سے ثابت نہیں کہ انبیار علیہم السلام نے معجزات دکہائے لیکن اونکی بھی تکذیب کی گئی اس واسطے ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ان کے موہنہ مانگے معجزات نہیں دکہاتے۔ تو اس آیت ہفتم سے بھی نفی معجزات پر دلیل لانا صحیح نہیں ہوا ؛

۲۵۳

الغرض اصحاب فطرت کی پیش کردہ ساتوں آیتوں سے نفی معجزات پر استدلال بالکل ناتمام اور مخدوش ہے اور ہم نے تیس آیتیں معجزات کے ثبوت میں پیش کی ہیں جن سے یقینی طور پر معجزات کا اثبات ہوتا ہی تو مخدوش استدلالات صریح استدلالات کے سامنے کیا وقعت رکھتے ہیں اور نبوت کا مسئلہ عقائد کا مسئلہ اور راس المسائل ہے اسمیں مخدوش استدلالات پر اعتماد کرنا خلاف اصول اور محض بے عقلی ہے۔ تو صحیح طریقہ وہی ہوا جس کو ہمنے بیان کیا ہے کہ بموجب تصریح اون تیس آیتوں کے معجزات کو ممکن اور واقع تسلیم کیا جاوے اور اون آیات کو جنکو نفی معجزات کے ثبوت پیش کیا جاتا ہے اور جن سے اس مدعا پر استدلال مخدوش بھی ہے بیہودہ اور معاندانہ مطالبات پر محمول کیا جاوے جو صرف رسول کو دق کرنے کے لیے پیش کیے جاتے تہے حق تعالیٰ عقل سلیم اور طلب حق نصیب فرما دیں ؛

فصل - ایک اور شبہ کے بیان میں

(ح) اب ہم ایک اور شبہ کا حل بھی مناسب سمجھتے ہیں جو اگرچہ بوجہ غایت ضعیف ہونے کے اس قابل بھی نہیں کہ اوسکی طرف التفات کیا جاوے لیکن آجکل طبیعتوں کی کجی اور دین کی طرف سے لاپروائی اور آزادی اس حد کو پہونچ گئی ہے کہ ایک صاحب نے آیت ربوا وَحَرَّمَ الرِّبٰوا[1] میں ربٰو کو ربودن سے بمعنے غصب (چھین لینا) مشتق مان کر کہدیا کہ قرآن میں سود کی حرمت نہیں آئی غصب کی حرمت آئی ہے۔ ایک صاحب نے خَلَقَ[2] الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ سے منی میں کیڑے ہونا ثابت کیا۔ ایک صاحب نے وَتَرَى[3] الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ سے زمین کا متحرک ہونا ثابت کیا۔ ایک کتاب میں راقم نے دیکھی جس میں سورہ فاطر کی آیت جَاعِلِ[4] الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ سے نماز کی دو دو رکعت اور تین تین اور

[1] ترجمہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے سود کو ۱۲ [2] ترجمہ پیدا کیا انسان کو بستہ خون سے۔ اس شخص نے علق کو اور علق کو ایک سمجھا حالانکہ علق کے معنے لغت میں بستہ خون کے اور جونک کے ہیں نہ کہ ہر کیڑے کے پس جونک کا ترجمہ منی کا کیڑا کیا یہ دوسری غلطی ہے ۱۲

[3] ترجمہ دیکھتے ہوگے تم پہاڑوں کو کہ اونکو ایک جگہ جمے ہوئے (اٹل) سمجھتے ہوگے حالانکہ وہ چلتے ہوں گے بادل کی طرح یہ قیامت سے پہلے کی خبر ہے جبکہ عالم فنا ہوگا۔ اس شخص نے اس خبر کو زمانہ حال کیلئے مان کر زمین کا متحرک ہونا ثابت کیا حالانکہ تمر مضارع کا صیغہ ہے جو حال و استقبال دونوں زمانوں کو محتمل ہے جبکہ سیاق و سباق ایک کو ترجیح دیں تو وہی زمانہ متعین ہو جاویگا اس آیت میں اوپر سے قیامت کا بیان ہو رہا ہے لہذا زمانہ استقبال ہی متعین ہوگا سورہ طٰہٰ میں بھی یہ مضمون آیا ہے فقل ینسفہا ربی نسفاً الآیہ ترجمہ ریزہ ریزہ کریگا اونکو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح تو اونکو چٹیل میدان کردیگا کہ اوسمیں کہیں اونچ نیچ نہ رہیگی یہاں بھی مضارع ہی کے صیغے ہیں کیا یہاں بھی زمانہ حال لیا جا سکتا ہے ۱۲ [4] اللہ تعالیٰ فرشتوں کو پیغام رساں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵

چار چار رکعت پڑھنے کو ثابت کیا۔ ایک صاحب نے آیت صوم میں لفظ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ سے ثابت کیا کہ صرف تین روزے فرض ہیں۔ غرض اس قسم کی بیہودگیاں اور کج فہمیاں بکثرت موجود ہیں اسکو دیکھتے ہوئے کسی ادنے سے شبہ کو بھی ناقابل التفات کہنا مشکل ہے اس واسطے ہم اوس شبہ کا بھی حل کیئے دیتے ہیں۔ وہ شبہ یہ ہے کہ ادن تیس آیتوں سے جن کو ہم نے معجزات کے اثبات کے لیے پیش کیا ہے اون سے اگر معجزات کا ثبوت ہوتا ہے تو صرف انبیا سابقین کے لیے ہوتا ہے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی معجزہ کا ثبوت نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ آیت چہارم میں دابۃ الارض کے نکلنے کی خبر آئی ہے سو یہ ایک پیشین گوئی ہے جیسے قیامت کی پیشین گوئی آئی ہے اسکو کوئی معجزہ نہیں کہتا تو معجزات کا ثبوت زمانہ سابق کے لیے ہوگا اس زمانہ کے لیے نہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معجزہ کی نفی ثابت ہے جیسا کہ اُن سے سات آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے جو نفی معجزات کے لیئے پیش کی گئیں اونمیں مطالبہ معجزہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہے کہیں جواب میں سکوت ہے کہیں انکار ہے اور عذر ہے کہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میرے اختیار میں کچھ نہیں غرض معجزہ کا وقوع حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو گو معجزہ محال نہو بلکہ ممکن ہو لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوع اوس کا منفی ہے اور بعید نہیں کہ آیات سبعہ نافیہ کا محمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہو اور تیس آیات مثبتہ کا محمل انبیار سابقین ہوں۔ یہ شبہ کی تقریر ہوئی۔ یہ شبہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۵۴) بنایئو الا ہی جن کے دو دو بازو ہیں اور تین تین ہیں اور چار چار ہیں اس عقلمند نے نمازکی رکعتیں نہ معلوم کس طرح مرادلے لیں۔ اگر یہی ہے تو ایک جگہ قرآن میں آیا ہے مائۃ الف او یزیدون۔ یعنی ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ تو کبھی ایک لاکھ بلکہ زیادہ ہی رکعت نماز کی پڑھنی چاہیئیں ۱۲

۵ ترجمہ۔ چند دن شمار کیئے ہوئے۔ وہ کہتا ہے ایام جمع ہے جس کے اقل افراد تین ہیں تو تین ہی روزے فرض ہوئے ہم کہتے ہیں جمع کے افراد زیادہ بھی تو ہوتے ہیں تو زیادہ کیوں مراد نہیں لیئے۔ یہ جیسی مہمل بات ہے ظاہر ہے۔ ۱۲

(۳) نہایت رکیک اور ضعیف اِس وجہ سے ہے کہ جب یہ مسلم ہے اور قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیا اور سید الرسل ہیں اور معجزہ دلیل نبوت ہوتا ہے تو جسکی نبوت بڑی ہو اوس کے لئے دلیل بھی بڑی چاہئے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور کے لئے کوئی معجزہ نہو۔ اِس موقع پر اگرچہ اسکی ضرورت نتھی کہ حضور کے افضل الرسل ہونے پر دلائل کو بیان کیا جاوے کیوں کہ ہر مسلمان کا عقیدہ یہی ہے کہ بعد خداوند تعالیٰ کے حضور ہی کا مرتبہ ہے۔ تو کوئی فرشتہ حضور کے مرتبہ کو پہونچ سکتا ہے نہ کوئی نبی جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مگر ہم طبیعتوں کی کجی دیکھ کر مختصراً ایک دو دلیل بھی بیان کئے دیتے ہیں قال اللہ تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال أأقررتم واخذتم علیٰ ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ؁ ترجمہ اور جبکہ عہد لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے کہ جو کچھہ میں تمکو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس ایک پیغمبر آوے جو تصدیق کرنے والا ہو اوس چیز کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تمنے اقرار کیا اور اسپر میرا عہد قبول کیا۔ کہا سب نبیوں نے ہمنے اقرار کیا۔ فرمایا تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھہ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی اسکے بعد پھریگا تو وہی فاسق لوگ ہیں۔ ناظرین غور فرماویں کہ اس آیت میں لفظ نبیین سے مراد تمام انبیاء علیہم السلام ہیں سوائے ایک کے جو مصداق ہے

۲۵۶

؎ طبیعتوں کی کجی کی یہ حالت ہو کہ دنیا کو معلوم ہو اور کفار بھی اسکو جانتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام بعثت کا دعویٰ کیا لیکن بعض مسلمانوں کو شبہ ہوا کہ حضور صرف عرب کے لئے رسول تھے اور اسپر چند واہی تباہی دلائل بھی بیان کرتے ہیں جو محض لغو اور بے سرو پا ہیں ۱۲ منہ

(باقی آئندہ)

۴۸۶

نوٹ: بعض کتب نادر ہیں [illegible]

نوٹ: یہ فہرست جن حضرات کے پاس زائد ہو وہ دوسرے حضرات کو دیدیں

رعایتی اعلان

یکم شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ سے آخر رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ تک رعایت رہیگی

مختصر فہرست تصانیف سیدی و مرشدی حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم

خطبات الاحکام۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر

المنتخب من الخطب۔ قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

تفسیر بیان القرآن

اس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے حضرت مولانا نے اسمیں ان امور کا التزام کیا ہے ترجمہ بامحاورہ مگر تحت اللفظ کی رعایت مدنظر ہی توضیح کے لئے ف کے نشان سے تفسیر کی گئی ہے ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں۔ اتباع سلف کا التزام ہے مسائل فقہیہ و کلامیہ سے بھی حسب ضرورت بحث کیگئی ہو جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ سے بھی وارد ہوئی ہو اُس کو مقدم رکھا ہو۔ ربط آیات خاص اہتمام سے بیان کیا گیا ہے۔ ہر صفحہ کے حصہ زیرین میں جدول دیکر نیچے اختلاف وحل لغات ضروری ترکیب وجوہ بلاغت توجیہ ترجمہ مختصر مذکور ہے۔ کامل عنہ رعایتی [illegible]

امداد الفتاوے معروف بہ فتاوی اشرفیہ

۱۳۱۰ھ سے ۱۳۲۵ھ ہجری تک کے فتاوے بترتیب ابواب فقہیہ جلد اولین اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۱۲ر

ایضاً جلد آخرین۔ اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۱۲ر

ایضاً تتمہ اولیٰ و ثانیہ امداد الفتاوے اس میں ۱۳۲۶ھ سے ۱۳۳۶ھ ہجری تک کے فتاوے ہیں۔ اور تتمات کے ضمن تین حصص ہیں اول امداد الفتاوے۔ دوم حوادث الفتاوی سوم ترجیح الراجح، امداد الفتاوے وہ فتاوے ہیں جو پہلی کتب سے نکلتے ہیں اور حوادث الفتاوی میں وہ فتاوے ہیں جو بوجہ نئی ایجادات کے سابقہ کتب میں نہیں، اجتہاد سے جواب دیئے ہیں، ترجیح الراجح اسمیں وہ مسائل ہیں جن سے رجوع کیا ہو قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

ایضاً تتمہ ثالثہ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

ایضاً رابعہ۔ اصلی قیمت ۱۲ر " ۱۰ر

ایضاً خامسہ ۱۳۳۵ھ ہجری سے لیکر نصف ۱۳۴۷ھ کے فتاوے۔ اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۱۲ر

بہشتی زیور۔ اسکی تعریف کرنا بالکل بیکار ہے کیونکہ اس سے قریب قریب ہر شخص واقف ہو قیمت گیارہ حصص یعنی مع گوہر ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

بہشتی زیور جدید الطبع۔ مدلل و مکمل بہشتی زیور قدیم میں مسائل کے ساتھ حوالہ کتب نہیں تھی وجہ سے

تاجر فروالشیر بنام محمد عثمان تاجر کتب مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی آنی چاہئیں

بعض حضرات شبہ کرتے تھے اِس وجہ سے اِس جدید میں اِس ضرورت کو پورا کر دیا ہے ہر مسئلہ کے لئے اوپر حوالہ کتاب درج کر دیا ہے نیز ضمیمہ جات بھی اضافہ کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے ضخامت بہت بڑھ گئی ہے اور کاغذ طباعت وغیرہ بھی عمدہ ہے قیمت اصلی ؏ رعایتی للعہ

ملفوظات مزید المجید

حضرت والا مدظلہ، کے ۵۴۳ ملفوظات کا مجموعہ جو طالبان کو عموماً اور سالکین کو خصوصاً نہایت مفید ہیں ان کے مطالعہ سے عجیب وغریب تحقیقات کا انکشاف ہوتا ہے اِس کا مطالعہ وہ کام دیتا ہے جو برسوں کے مطالعہ کتب سے نہیں نکلتا گویا ایک شیخ طریقت کی صحبت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے.
قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱۴ر

حیوۃ المسلمین

چونکہ آجکل بوجہ بے علمی وبد علمی مسلمانوں پر عالم میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مصیبتوں پر مصیبتیں اور بلاؤں پر بلائیں نازل ہوتی چلی جاتی ہیں لہذا حضرت حکیم الامتہ مدظلہم نے سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل مضامین عالیہ قلمبند فرمائے ہیں جن کے مطالعہ سے عقائد کی درستی معاشرت میں آسانی طلب حق میں افزونی معیشت میں سہولت خدا ورسول کی محبت اہل وعیال کی خدمات کی رغبت مجاہدہ کا شوق گناہوں سے نفرت اور شریعت پر چلنے کا طریق حیوۃ طیبہ حاصل کرنیکے گر گویا تمام خوبیوں کا ایک خزانہ جمع فرما دیا ہے یہ ۱۰۴ صفحات کی کتاب ہے مگر دریا کو کوزہ میں بھرا ہے۔

قیمت اصلی ۱ر رعایتی ۷ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

آقا ئے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری - ابتدا یعنی صورت نوریہ سے دخول جنت تک کے نہایت صحیح روایات سے بہت عمدہ طرز پر عام فہم اُردو زبان میں تحریر فرمائی ہے. جابجا اشعار شوقیہ سے زینت دی ہے یہ وہی مبارک کتاب ہے جس کے زمانہ تالیف میں ضلع مظفر نگر میں وبا پھیل رہی تھی مگر اس کی برکت سے تھانہ بھون محفوظ رہا اور تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ زمانہ وبا میں اس کا مطالعہ دافع بلیات ہے. جس مکان میں یہ روزانہ پڑھی جائے انشاءاللہ وہ مکان وبا سے محفوظ رہتا ہے. قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

تعلیم الدین

دین کے چاروں اجزاء عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور سلوک مقامات واذکار واشغال کا قرآن وحدیث سے بیان اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۷ر

اکسیر فی اثبات التقدیر

فی زماننا اکثر لوگ تحصیل دنیا پر اِس قدر گر رہے ہیں کہ حلال وحرام میں بھی تمیز نہیں کرتے اور امر ونواہی کی خبر نہیں رکھتے. تدبیر پر نظر ہے نہ حساب کی خبر ہے نہ عقاب کا خطرہ ہے. منشاء اِس انہماک واستغراق کا یہی ہے کہ تقدیر پر اعتقاد نہیں. پھر ان میں بعض لوگ تو ایسے ہیں کہ مسئلہ تقدیر کو عقیدۃً حق جانتے ہیں. مگر پست ہمتی سے ظاہر کو باطن کے موافق یعنی عمل اعتقاد کے موافق نہیں کر سکتے اور بعض ایسے ہیں کہ

مسئلہ تقدیر ہی کو فسانہ بے معنی سمجھتے ہیں اور ایسے
اعتقاد والوں پر ہنستے ہیں ان غریقان بحر غفلت کو ساحل
ہدایت پر لانے کے واسطے کتاب اکسیر فی اثبات التقدیر
نہایت بصیر ہے جس کا ہر مضمون مدلل بدلائل عقلیہ
ونقلیہ وکشفیہ ہونے کے سبب نہایت مؤثر ہے
اس سے طلبار کو علم اور علمار کو عمل اور عابدوں کو
معرفت اور عارفوں کو حال اور اہل حال کو مقام
اور اہلِ مقام کو کمال اور اہل کمال کو دولت بے زوال
نصیب ہوتی ہے۔ قیمت اصلی ۱۲ ار رعایتی ۹ ر

مسائل السلوک مع رفع الشکوک

یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا بے بہا خزینہ اور
دریائے معرفت میں شناوری کرنے کا عمدہ سفینہ ہے
متبع شریعت کے لیے نایاب تحفہ اور سالک طریقت
کے لئے بے مثل رہنما ہے۔ ہمت افزائے اہل سلوک
ودافع شبہات وشکوک ہے اسرار ومعارف کی کان
ہے شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے مخالفین
کے لئے اتمام حجت ہے اور محبین کے لیے موجب ازدیاد
محبت ہے اس کی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر لفظ
مصدر کیف روحانی ہے۔ بس کہاں ہیں علم تصوف
پر نکتہ چینی کرنے والے اور کدھر ہیں طریقت سے شریعت
کو جدا بتانے والے وہ آئیں اور مسائل السلوک کا مطالعہ
کرکے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک
مسئلہ پر آیات قرآنی سے استدلال دیکھکر ان کو
واضح ہو جائے گا کہ **شریعت عین طریقت**
اور طریقت عین شریعت ہے ان دونوں
میں تفریق کرنا اور ایک کو دوسرے کے غیر بتانا
سراسر بے دینی وجہالت ہے۔ قیمت اصلی ۱۲ ہے
قیمت رعایتی ۸ عہ

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

یعنی اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں، افسوس ہے کہ
خدا تعالےٰ کے احکام بجالانے اور امر ونہی پر عمل کرنے
میں ہزاروں حیلے تراشے جاتے اور علتیں دریافت
کی جاتی ہیں خصوصاً آجکل نئی تعلیم کے اثر سے علت
طلبی کی علت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے اور اکثر جدید
تعلیم یافتہ تحقیق اسباب علل کو آڑ بناکر عمل سے بے پروا
ہو گئے ہیں مگر خدائے تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائے کہ
حضرت والا مد ظلہم نے المصالح العقلیہ اُردو زبان میں
تالیف فرما کر آزادان ہند کے لئے رموز واسرار شرعیہ
کا ایسا بیش بہا ذخیرہ جمع فرما دیا ہے جو ایک حق طلب
وحق پسند کے لئے ہدایت کا معقول ذریعہ ہو سکتا ہے
ورنہ خود پسند ونفس پرست کے لئے تو دفتر بھی کافی
نہیں۔ حصہ اول قیمت اصلی ۹ ر رعایتی ۷ ر
ایضاً حصہ سوم۔ قیمت اصلی ۱۲ ار رعایتی ۹ ر
دوم ختم ہو گیا۔

التکشف عن مہمات التصوّف

حضرت والا مد ظلہم کی مفید عوام وخواص افراط و تفریط سے پاک سچے تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری اور عجیب کتاب

بعد الحمد والصلوٰۃ کہ اس زمانہ پر فتن میں منجملہ دیگر اغلاط
عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو
قولی وعملی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض
رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد وظائف
کو تصوف کہہ دیا۔ اسیطرح اسکے مسائل وحدۃ الوجود
وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں۔

اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا کہ اپنے عقائد خراب کر بیٹھے شرک
تک میں مبتلا ہوگئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ
تصوف کا اصل سے ہی انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء
اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش
آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب والسنۃ
اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت کے سمجھکر
اس کے نام سے کوسوں دور بھاگنے لگے ان کو یہ ضرر ہوا
کہ اس کے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوت
پیدا ہوگئی اور بعض حضرات وہ ہیں جو منکر نہیں اور
حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو
شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت
کو دیکھنا چاہیے اُس نظر سے نہیں دیکھتے اور اس کے
مسائل کو غیر ثابت بالسنۃ جانتے ہیں نظر براں حکیم الامۃ
جامع شریعت و طریقت مولانا موصوف الصدر نے یہ کتاب
ایسی تالیف فرمائی جس سے تصوف کی حقیقت اور ایسے
ضروری مسائل کی تحقیق جس میں لوگ غلطیاں کرتے ہیں
واضح ہوگئیں جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں۔ اور
متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کو تو خصوصاً اور عام
مومنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً سبقاً
پڑھنا بہت ضروری ہے انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشکال
حل ہونے کے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد دیکھنے میں
آئیں گے جو نہایت کار آمد ہیں۔ قیمت اصلی صہ رعایتی ۱۲

قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کے واقعات جتنے عجائب و غرائب اور
بے شمار معجزات کے شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں،
لیکن انقلاب زمانہ اور دور حاضرہ کے افراط و تفریط سے
جہاں اور بہت امور تختہ مشق بن گئے ہیں معراج شریف
کے واقعات بھی اس سے خالی نہیں رہے اگر ایک شخص
اس میں سینکڑوں جھوٹی روایتیں منظوم کرتا ہے تو دوسرا تمام
قصہ ہی کو یکسر اُڑا دیتا ہے، اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت
اقدس جامع الشریعت والطریقت حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت
مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی
نے اس ضرورت کو ملحوظ فرما کر تنویر السراج فی لیلۃ المعراج
تالیف فرمائی جس میں افراط و تفریط کو چھوڑ کر اپنی عادت
شریفہ کے موافق اعتدال کے ساتھ واقعات کو کتب احادیث
و سیر سے جمع فرمایا ہے حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد
کتاب کی اہمیت اسکی تعریف اسکی خوبیوں کے اظہار
کی ضرورت نہیں رہتی قیمت اصلی ۱۰ر رعایتی ۷ر

احکام التجلی من التعلی والتدلی

جناب باری عز اسمہ کا دیدار کب ہوگا کہاں ہوگا،
کس طرح ہوگا اس باب میں حضرت مدظلہم نے نہایت
عجیب و لطیف رسالہ تحریر فرمایا ہے اس میں تین فصلیں
ہیں، فصل اول میں دلائل شرعیہ سے یہ تحریر فرمایا ہے
کہ دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممتنع ہے۔
فصل دوم میں یہ بیان ہے کہ اس امتناع
سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس
مستثنیٰ ہے اور آپ کو معراج میں ظاہری آنکھوں سے
دیدار باری تعالیٰ ہوا فصل سوم میں نہایت شرح و بسط
سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آخرت میں تمام اہل ایمان کو انہیں
ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوگا اور فلاں فلاں
مقام پر ہوگا اور ہر مقام کے دیدار میں کیا فرق ہے اسکے
ساتھ ہی تجلی کے اقسام ذکر فرما کر بہت سے فوائد علمیہ تحریر
فرمائے ہیں اس طرح یہ رسالہ اس مبحث میں مفصل و مکمل
ہوگیا ہے اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ

علم کلام جدید کا نہایت مفید رسالہ جس میں شبہات جدیدہ

کے جوابات انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کے مذاق پر نہایت وضاحت ومتانت سے دیئے ہیں یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر انگریزی خواں کے پاس رہے تاکہ جس وقت کوئی شبہہ پیش آوے فوراً اس کتاب سے حل کرلیں۔ قیمت اصلی فی نسخہ۔ رعایتی ۱۰/

مجموعہ تحذیر الاخوان عن الربوا فی ہندوستان

جس میں ہندوستان میں بنک وغیرہ سے سود لینے کی بحث، رشوتوں کی حقیقت جھاڑ پھونک کے متعلق ضروری تحقیق، نکاح خوانی کی اجرت کا حکم، متعارف چندہ سے بعض مفاسد کا بیان ہے، مع رافع الضنک فی منافع البنک گو یا حضرت والا کی تازہ تحقیق متعلق بنک کے قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۶/

تربیۃ السالک وتنجیۃ الہالک

احکام باطنی کا مجموعہ ذکر وشغل کرنیوالے حضرات حضرت والا مدظلہم کی خدمت میں اپنے باطنی حالات عرض کرتے ہیں۔ وہ یکجا جمع کرلئے جاتے ہیں اور وہ شائع ہوتے رہتے ہیں، سالکین ومشائخ کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں اس کو روحانی مطب کہا جائے تو بجا ہے اس کے مطالعہ سے سالک نفس وشیطان کے دھوکے سے بچ سکتا ہے اور مشائخ کی لاکھوں مشکلات اس سے حل ہوتی ہیں یہ کتاب سالکین کے لئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لئے عموماً نہایت ضروری ہے۔ قیمت

حصہ اول	اصلی ۶/	رعایتی	۴/
حصہ دوم	۶/	"	۴/
حصہ سوم	۹/	"	۶/

اصلاح الرسوم۔ پیدائش سے مرنے تک کی تمام رسوم کی مدلل تردید۔ قیمت اصلی ۸/ رعایتی ۵/

کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا رومؒ

آجکل تقریباً ہر تعلیم یافتہ شخص کو مثنوی مولانا رومی سے ایک خاص دلچسپی ہے۔ مگر ناواقفی فن کی وجہ سے اس کے مطالب سمجھنے میں بڑی دقت اور خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ چنانچہ اکثر شریعت وطریقت کو علیحدہ سمجھنے لگے یہ غلطی ایسی عام ہو رہی ہے کہ اس میں بہت کثرت سے لوگ مبتلا ہیں اس کی وجہ کچھ تو مکار اور شکم پرور صوفیوں اور سجادہ نشینوں کی بہتات ہی جنہوں نے مثنوی کے اشعار میں اپنے خود ساختہ مطالب کا اضافہ کرکے خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اور متدین مولویوں کو کوچہ طریقت سے نابلد بتاکر عوام کو الحاد وزندقہ کی سرحد تک پہنچا دیا۔ دوسری وجہ زمانہ حال کی مروجہ اور غیر معتبر یا قدیم ادق اور ناآشنا شرحوں کی تدوین ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مثنوی مولانا رومی کی جتنی قدیم شرحیں یا حواشی ہیں وہ اس قدر ادق اور طویل ہیں کہ عام لیاقت کے لوگ اُن کے مطالب سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں اور جو شرحیں عام فہم اور رائج الوقت ہیں اُن میں اس کثرت سے غیر متعلق باتیں اور رطب یابس اقوال جمع کردیئے گئے ہیں جس سے خلط مبحث ہونیکے ساتھ ساتھ مطالب بالکل خبط ہوجاتے ہیں۔ بلکہ اکثر مقامات شرعی حدود سے اس درجہ متجاوز ہوگئے ہیں کہ نعوذ باللہ کفر وزندقہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ مذکورہ بالا دقتوں سے محفوظ ہوجائیں اور ایمان کی غارت گریوں سے مامون رہیں تو حضرت مولانا مدظلہ کی نہایت عام فہم اور مختصر مگر جامع اردو شرح کلید مثنوی کا مطالعہ کریں۔

کلید مثنوی کی سب سے بڑی اور ممتاز خوبی یہ ہے کہ

تمام ایسے مسائل جن کے مطالب کے سمجھنے میں غلطیوں کی وجہ سے نعوذ باللہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔ اور اپنی کوتاہ نظری کی وجہ سے شریعت اور تصوف دو الگ چیز سمجھنے لگے ہیں۔ اُن تمام مسائل کو نہایت صاف اور واضح عبادت میں قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہو اُن احادیث کے دیکھنے کے بعد تمام شبہات رفع ہو جاتے ہیں اور وہی مسئلہ جو شریعت کے خلاف معلوم ہوتا تھا خالص شرعی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔

الغرض اس شرح میں تمام مسائل تصوف نہایت عجیب و غریب انداز سے قرآن و حدیث کے دلائل و براہین سے بیان کئے گئے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں

دفتر اول کامل	للعہ	رعایتی ۱۲ہ
دفتر دوم کامل	سے	ر صر
دفتر ششم کامل	عہ	ر ۱۲ہ

اعمال قرآنی۔ ہر سہ حصص آیات قرآنی کے خواص و اعمال۔ قیمت ۵ر رعایتی ۳۰ر

اوراد رحمانی و اذکار سبحانی۔ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کے فضائل۔ قیمت ۳ر رعایتی ۲۰ر

آداب المعاشرت۔ باہمی معاشرت کے آداب جن کی رعایت رکھنے سے آپس میں محبت پیدا ہو قیمت ۲۰ر رعایتی ۱۰ر

الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد۔ تقلید شخصی و تقلید مطلق کے متعلق افراط و تفریط سے پاک منصفانہ بیان قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

اخبار بینی۔ اخبار بینی کے عدم جواز کا بیان قیمت ار رعایتی ۰ر

کرامات امدادیہ۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عجیب عجیب کرامات۔ قیمت ۶ر رعایتی ۴ر

اغلاط العوام۔ عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہو گئے ہیں اُن کی اصلاح۔ قیمت ار رعایتی ۰ر

التشرف بمعرفت احادیث التصوف

اس میں اُن احادیث کی تحقیق فرمائی ہے جو کتب تصوف میں نیز صوفیہ کے کلام میں آئی ہیں اُن کی تحقیق فرما کر دکھا دیا ہے کہ یہ کس کس درجہ کی احادیث ہیں اور جو روایات در اصل حدیث نہ تھی بلکہ کسی بزرگ کا قول تھا اور غلطی سے عوام نے اُس کو حدیث مشہور کر دیا تھا اُس کی اصلیت ظاہر فرمانے کے ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرما دیا ہے کہ بزرگوں کا یہ قول فلاں دلیل شرعی سے ثابت ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ مگر ایک کالم میں اور دوسرے کالم میں خود حضرت مؤلف مدظلہ کا ترجمہ ہے اس صورت سے ہر طبقے کے لئے نفع عام اور تام ہو گیا ہے۔ ضخامت ۲۰۴ صفحات قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

ایضاً حصہ دوم ۱۲ر رعایتی ۹ر

تلخیصات عشر۔ مولانا مدظلہم نے کم فرصت والوں کے لئے تعلیم عربی کا مختصر نصاب تجویز فرمایا ہے جس سے اڑہائی تین سال میں کافی استعداد عربی کی اور اپنے مذہب سے واقفیت فاضلہ استعداد کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب اس نصاب کے دس رسائل کا مجموعہ ہے اور اس میں اس نصاب کا نقشہ بھی ہے۔ قیمت ۹ر رعایتی ۷ر

الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم والحنیف حضرت موسےٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے قصے جو قرآن مجید میں مختلف جگہ آئے ہیں، اُن کو یکجا کر دیا ہے۔ قیمت ۵ر رعایتی ۳ر

تجوید القرآن معہ یادگار حق القرآن۔ سہل نظم میں تجوید کے ضروری قواعد حفظ یاد کرنے کے لئے قیمت ار رعایتی ۰ر

تنشیط الطبع فی اجزار السبع۔ قرارت کا بیان اور آداب معلم و متعلم و آداب تلاوت۔ قیمت ۵ر رعایتی ۱۲
تحقیق تعلیم انگریزی۔ انگریزی پڑھنے کے متعلق بحث۔ قیمت ۱ر
حفظ الایمان مع بسط البنان و تغیر العنوان قیمت ڈیڑھ آنہ۔ رعایتی ار
جزار الاعمال۔ گناہوں سے دنیوی نقصان طاعات سے دنیوی منافع کا بیان قیمت ۲ر رعایتی لہ
جمال القرآن۔ علم تجوید میں نہایت سلیس عبارت میں تحریر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر رعایتی ۲ر
حق السماع۔ سماع کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان اُمت کے اقوال۔ قیمت ۲ر رعایتی ار
حقوق العلم۔ علمار پر عامہ مسلمین کے جو حقوق ہیں اور اُن میں جتنی کمی ہے اور عامہ مسلمین پر علمار کے جو حقوق ہیں اور اُس میں جو کمی ہے اِن سب کی اصلاح ہے قیمت ۵ر رعایتی ۱۲
الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی و المسیح۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کا رد۔ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات و حیات کی تحقیق آیات انی متوفیک کی تفسیر اور نزول عیسےٰ وغیرہ۔ قیمت ۲ر رعایتی ار
زاد السعید۔ درود شریف کے فضائل عجیب و غریب خواص وغیرہ آخر میں نیل الشفار جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقشہ اور اُسکے عجیب و غریب خواص و برکات بیان کئے ہیں۔ قیمت دو آنے رعایتی ار
سبق الغایات فی نسق الآیات (عربی) قرآن شریف کی آیتوں میں اول سے آخر تک ربط بیان کیا ہے۔ قیمت ۹ر رعایتی ۷ر
مناجات مقبول۔ یہ کتاب نہایت مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اور مقبولیت حاصل کیوں نہ کرتی۔ یہ اصل میں قرآن و احادیث کی دعاؤں کا مجموعہ ہے، حضرت مدظلہم نے قرآن شریف و احادیث شریف سے دعاؤں کو یکجا جمع فرماکر سات منزلوں پر تقسیم فرمادیا ہے تاکہ روزانہ تلاوت کرسکیں قیمت ۱۰ر رعایتی ۷ر

قصد السبیل

اِس میں عام لوگوں کے اِس خیال کا دفعیہ کیا گیا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف اور وصول الی اللہ ان لوگوں کا کام ہے جو دنیا و مافیہا کو ترک کرکے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے۔ اسمیں ایسے دستور العمل تجویز فرمائے ہیں کہ ہر شخص اُس پر عمل کرکے واصل الی اللہ ہوسکتا ہے۔ قیمت ۲ر رعایتی ار

شوق وطن

وطن اصلی یعنی آخرت کی یاد اور شوق پیدا کرنے والے مضامین۔ قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

صفائی معاملات

خرید و فروخت وغیرہ کے مسائل مع اصول و قواعد عام فہم۔ قیمت ۲ر رعایتی لہ
طریقہ مولد۔ مولود شریف کے صحیح اور سنت کے موافق طریقہ کا بیان۔ قیمت ار رعایتی ۶

القول الصواب

نئی روشنی والے مستورات کے پردہ مروجہ پر شبہات کرتے ہیں کہ ایسا پردہ قرآن شریف سے ثابت نہیں حضرت والا نے قرآن و حدیث ہی سے ثابت فرمایا ہے قیمت ۲ر رعایتی ار

مواعظ طبع شدہ کی فہرست

حضرت والا موصوف کے مواعظ کا مطالعہ کرنا اور سُننا تجربہ اور مشاہدہ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے اُن کے دیکھنے یا سُننے سے دین و دُنیا دونوں درست ہوجاتے ہیں۔ اِسکی تصدیق وہ حضرات کریں گے جو ایک بار بھی شریک وعظ ہوئے ہیں یا وعظ سُنا ہو اس لیئے اِن مواعظ کے ضبط اور طبع کا اہتمام کیا گیا ہو چنانچہ جو مواعظ اس وقت کتب خانہ ہذا میں موجود ہیں اُن کی فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے۔

دعوات عبدیت

جلد اول۔ اس میں دس وعظ اور سوا سو ملفوظات ہیں۔ قیمت عہ رعایتی ۱۵ر

ایضاً جلد ہشتم۔ اس میں بھی دس وعظ اور سو ۱۰۰ ملفوظات ہیں۔ قیمت ۱عہ رعایتی عہ

حقوق القرآن

مدرسہ خادم العلوم شہر میرٹھ کا وعظ جو ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ یوم دوشنبہ کو ہوا اسمیں تکمیل القرآن کی ترغیب ہے قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

تسہیل الاصلاح

جلال آباد ضلع مظفر نگر کا وعظ جو ۱۱ شعبان ۱۳۳۹ھ کو تین گھنٹے ہوا اس میں اصلاح اعمال کا بیان ہے قیمت ۱ر رعایتی ۱ر

غض البصر

جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۱۲ شوال ۱۳۲۹ھ کو ۳ گھنٹے ہوا۔ اسمیں آنکھوں کے گناہوں کا بیان ہے قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

تطہیر الاعضاء۔ جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲۰ شوال ۱۳۲۹ھ کو ایک گھنٹہ ہوا اس میں دل اور اعضائے جوارح کی حفاظت کا بیان ہے قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

اصلاح الیتمیٰ

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا وعظ جو ۴ شعبان ۱۳۳۷ھ کو ۳ گھنٹے ۵ منٹ ہوا جس میں یتامیٰ کے حقوق کا بیان ہے۔ نیز مدعیان خدمات قومی کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

نفی الحرج

مدرسہ احیاء العلوم الہ آباد کا وعظ جو ۱۹ محرم ۱۳۳۱ھ کو ۳ گھنٹے ہوا اس میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ دین میں تنگی نہیں ہے یہ وعظ نو تعلیم یافتہ حضرات کو زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۴ر رعایتی ۳ر

النور۔ جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو ۲ گھنٹے ۳۰ منٹ ہوا اس میں آداب متعلقہ ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

فوائد الصحبۃ۔ بمکان مولوی رضی الحسن صاحب کاندھلہ کا وعظ جو ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ بعد نماز جمعہ مغرب تک باستثنائے مقدار ادائے عصر ہوا اسمیں ضرورت صحبت و مراجعۃ اہل تحقیق و اہل تربیت کا بیان ہے قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

ضرورۃ العلم بالدین

مدرسہ احیاء العلوم الہ آباد کا وعظ جو ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ کو دو گھنٹہ ۵۴ منٹ ہوا اس میں علم دین کی ضرورت کا بیان ہے۔ قیمت ۳؍ رعایتی ۲؍

تفصیل التوبۃ

بر مکان وزیر صاحب ریاست خیرپور سندھ کا وعظ جو ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ کو دو گھنٹہ ۵۴ منٹ ہوا اسمیں توبہ کی تفصیل ہے قیمت ۲؍۰ رعایتی ۱؍۶

تیسیر الاصلاح

جامع مسجد تہانہ بھون کا وعظ جو ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ دو گھنٹہ ۴۰ منٹ ہوا جسمیں ترک معاصی کا بہت سہل طریقہ بیان فرمایا ہے۔ قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

غوائل الغضب

بر مکان مولوی محمد عبد اللہ صاحب تہانہ بھون کا وعظ جو جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ کو ہوا اسمیں غصہ کی خرابی اور مضرتیں اور اس کے علاج بیان فرمائے ہیں۔

قیمت ۳؍ رعایتی ۲؍

التنبیہ

جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہوا جسمیں یہ بیان ہے کہ بلا کے آنے اور جانے کے وقت کیا کرنا چاہیے۔

قیمت ۱؍۶ رعایتی ۱؍

سلسلہ تسہیل المواعظ

چونکہ حضرت والا مدظلہم العالی کی مجلس وعظ میں اہل علم کا مجمع ہونے کی وجہ سے مضامین علمیہ اور الفاظ عربیہ بھی بیان میں آجاتے ہیں اس لئے حسب ایماء حضرت والا مواعظ کو نہایت آسان پیرایہ میں کر دیا ہے اور اس سلسلہ کا نام حضرت والا مدظلہم نے تسہیل المواعظ رکھا ہے اس سے ہر شخص حتی کہ بچے اور عورتیں بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کے بتیس (۳۲) وعظ طبع ہو چکے ہیں بیس وعظ پر پہلی جلد ختم کی ہے۔ جلد اول کے بیس وعظوں میں سے بعض بالکل ختم ہو چکے ہیں اور بعض کم ہیں اور بعض کافی موجود ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

حاضری کا خوف

جلد اول کا دوسرا نمبر۔ قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍۶

رمضان کا خالص رکھنا

جلد اول کا تیسرا نمبر قیمت ۱؍ رعایتی ۱؍

اصلاح کا آسان طریق

جلد اول کا ساتواں نمبر قیمت ۱؍ رعایتی ۰؍

اہتمام دین کی ضرورت

جلد اول کا تیرھواں نمبر قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

علم دین کی ضرورت

جلد اول کا چودھواں نمبر قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍۶

عمل دین کی ضرورت

جلد اول کا پندرہواں وعظ۔ قیمت ۱؍ رعایتی ۱؍

مقبولیت کا طریق

جلد اول کا سولہواں نمبر۔ قیمت اصلی ۱؍ رعایتی ۱؍

علم اور خوف کے فضائل

جلد اول کا سترہواں نمبر۔ قیمت ۲؍۰ رعایتی ۱؍

قربانی کی ترغیب جلد اول کا اٹھارہواں وعظ ۳؍ رعایتی ۰؍

توبہ کی ضرورت۔ جلد اول کا انیسواں وعظ ۱؍ رعایتی ۱؍

توبہ کی تفصیل جلد اول کا بیسواں وعظ ۱؍ رعایتی ۱؍

تسہیل المواعظ کی دوسری جلد کامل۔ اسمیں بارہ وعظ ہیں اصلی قیمت ۱۳؍ رعایتی ۱۳؍۰

کتاب ترغیب وترہیب

انسان ایسی طبیعت پر پیدا کیا گیا ہے کہ جب تک کسی امر کی طمع یا کسی امر کا خوف نہ ہو ہر کام کرنا دشوار ہوتا ہے۔ بلکہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہوتا ہی ہے تو حکم حاکم سے وہ بھی نہایت جبر و دشواری سے اسی وجہ سے فی زماننا حاکم اسلام تو موجود نہیں احکام شریعت پر مسلمانوں کا قائم رہنا دشوار ہو رہا ہے اب تو مسلمانوں کو ہر امر و نہی کا کوئی فائدہ یا اس کے ترک سے مضرت نہ معلوم ہو اسپر عمل مشکل ہے لہذا اس زمانہ میں ایسی کتاب کی اشاعت ضروری ہے جس میں احکام شریعت کی منفعت اور اس کے ترک سے مضرت دکھا کر راہ مستقیم پر قائم کیا جائے۔ تو اس بارے میں احقر کے خیال میں کتاب ترغیب وترہیب آئی۔ اور اُسکا ترجمہ شروع کرا دیا۔ جو تھوڑا تھوڑا الہادی میں ہر مہینہ شائع ہوتا رہتا ہے۔ اور علیحدہ کتاب کی صورت میں بھی شائع کر رہا ہوں جنکی مفصلہ ذیل جلدیں تیار ہیں

حصہ اول اس میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی ترغیب اور بدعات اور کار بد سے ترہیب ہو۔

کتاب العلم اس میں علماء و اولیاء اللہ کے فضائل اور اشاعت علم کی ترغیب ہو۔ اور دنیا کے واسطے علم پڑھنے پڑھانے سے ترہیب ہے

کتاب الطہارت اسمیں قضاء حاجت اور استنجا اور غسل و وضو کے فضائل نہایت بسط سے بیان کئے ہیں۔ ضخامت ۱۰۸ صفحات قیمت ۱۰ ر رعایتی ۷ ر

کتاب الصلوٰۃ اس میں اذان کے اور اُس کے جواب اور تکبیر کے فضائل اور بعد اذان کے مسجد سے نکلنے کی ممانعت اور ضرورت کے موقعہ پر تعمیر مساجد اور ان کا احترام اور عورتوں کو گھروں میں نماز ادا کرنے کی ترغیب اور نماز پنجگانہ کے اہتمام۔ فضائل، رکوع و سجود کے اور اول وقت ادا کرنے کی فضیلت۔ آداب جماعت۔ اذکار بعد نماز۔ آداب امامت۔ و صف بندی وغیرہ وغیرہ کتاب نوافل اس میں سنت مؤکدہ اور وتر اور تہجد اور چاشت

صلوٰۃ استخارہ۔ صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہے۔ ضخامت ۴۸ صفحات قیمت (۱۲) رعایتی ۸ ر

کتاب الجمعہ اس میں نماز جمعہ کی فضیلت اور اس دن رات میں ساعت اجابت کے فضائل اور غسل کرنا۔ اور اول وقت کی فضیلت اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنے کی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید اور سورہ کہف اور اس دن رات کے اذکار ضخامت ۳۰ صفحہ قیمت ۲ ر رعایتی ۱ ر

کتاب الصدقات اس میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور فرضیت کی تاکید اور زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان پرہیزگاری کے ساتھ خدمت صدقات بجالانے کی ترغیب اور اس امر کی ترغیب کہ اگر کسیکو نوبت فاقہ کی پہنچے۔ تو خدا سے مدد طلب کرے۔ بغیر خوشی کے جو چیز دی جائے اُسکے لینے سے ترہیب صدقہ کی ترغیب اور تنگدست کی ہمت اور نفلی صدقات کا بیان خفیہ صدقہ کرنے کی ترغیب رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور ان کو غیروں پر مقدم رکھنے کی

ترغیب فالتو چیز کو اقربار کو باوجود مانگنے کے بخل کرنے
اور اقربار کے حاجتمند ہوتے ہوئے غیر کو دینے کی
ترہیب۔ قرض دینے کی ترغیب اور اُس کی فضیلت
کا بیان۔ قیمت ۱۲ار رعایتی قیمت ۹ر

انوار الصوم یعنے کتاب الصوم

اسمیں روزہ کی نیز روزہ دار کی دعا کی فضیلت۔
رمضان کے روزہ کی ترغیب۔ اور رمضان کی راتوں
میں خصوصًا شب قدر میں نماز کی ترغیب رمضان
میں بدون عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنے پر وعید
شوال کے چھ روزوں کی عرفہ کے دن روزہ کی
ترغیب اور ماہ محرم میں روزہ کی فضیلت اور یوم
عاشورہ کے دن اہل وعیال پر کھانے کی وسعت
کرنے کی ترغیب۔ شعبان کے روزہ کی ترغیب اور
شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت نیز دیگر نفلی
روزوں کی فضیلت۔ اور عورت کو نفلی روزہ بلا
اجازت شوہر رکھنے کی ممانعت۔ افطار میں جلدی
اور سحری میں تاخیر کرنے کی ترغیب روزہ میں غیبت
وغیرہ سے ممانعت صدقہ فطر کی ترغیب۔ قربانی
کی ترغیب وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۱۲ار رعایتی ۹ر

فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام

اگر آپ غازیان اسلام و مجاہدین ملت کی اولعزمی
وجانثاری کے جرأت آموز حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں
اگر آپ کو مشہور و نامور سالاران اسلام حضرت
ابو عبیدہ رضہ بن جراح و حضرت خالد ابن ولید رضہ
کی مدبرانہ شجاعت و حکیمانہ سیاست کے حیرت انگیز
کارنامے دیکھنا مقصود ہیں۔
اگر آپ اسلام کے عروج و نزول کے صحیح اسباب
معلوم کر کے ان تمام ملمع کاریوں کی حقیقت سے
واقف ہونا چاہتے ہیں جن سے مسلمان دھوکہ کھاکر
منزل مقصود سے کوسوں دور ہوتے جاتے ہیں تو
فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام
ملاحظہ فرمائیں۔ ضخامت ۸۱۲ صفحات قیمت ۳ عہ
رعایتی عگر

وضوح الاصر ترجمہ جدید فتوح المصر

یہ بھی زمانہ حال کی زبان میں ہے۔ قیمت عه
رعایتی ۱۲ار

بیان الامرا ترجمہ جدید تاریخ الخلفاء

اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پہ پورا عبور ہوجاتا
ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ خلافت
کس طرح اور کس کس پر منتقل ہوتی رہی اس میں حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے لیکر ۹۰۳ھ
تک کے خلفاء کے حالات درج کر دیتے ہیں یہ اسی
تاریخ الخلفاء کا ترجمہ ہے جو عام طور پر داخل درس
ہے۔ قیمت دو روپے (عہ) رعایتی عہ

یادگار صالحین

یعنے

امیر الروایات فی جبیب الحکایات

اس نادر روزگار کتاب میں حضرت مولانا شاہ ولی صاحبؒ
ومولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل
صاحبؒ و مولانا شاہ محمد اسحاق صاحبؒ و مولانا
محمد قاسم صاحبؒ و مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہم کے حالات درج ہیں جو اس سے پہلے

نہ آنکھوں نے دیکھے نہ کانوں نے سنے اس کے مطالعہ سے بزرگان دین کی مجلس کا لطف حاصل ہو جاتا ہو قابل دید و لایق شنید کتاب ہے قیمت عہ رعایتی ۱۲ ار

سفر نامہ مالٹا یا سیاست اسلامی کا ایک مجاہدانہ درس

آج کل جسکو دیکھئے وہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے مگر جن خوبیوں کی سلطنت کے لئے ضرورت ہو ان کا نام نہیں تو کیا جو غلام ہوا ور غلامانہ صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہو وہ کبھی غلامی کی قید سے آزاد ہو سکتا ہے ہرگز نہیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہ ہماری طرح دوسروں کے محکوم تھے مگر غلامانہ صفات سے پاک تھے۔ بس اگر آپ نے شیخ علیہ الرحمۃ کا سفر نامہ مالٹا نہ دیکھا ہو تو اب دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت نے آپ کو کیسے شاہانہ اوصاف عطا فرمائے تھے۔ یہ سفر نامہ آپ کو بتائیگا کہ اغیار کے ہاتھوں میں پھنسکر اولوالعزمی ثابت قدمی۔ بے خوفی۔ حق گوئی کے جوہر دکھانا یہ خاص مجاہد فی اللہ ہی کی شان ہے۔ اس سفر نامہ سے آپ حضرت علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی معلوم کر کے اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی تفسیر کا لطف اٹھائیں گے۔ اور متقیانہ و مجاہدانہ اوصاف سے آگاہ ہو کر جام شریعت و سندان عشق کے یکجائی نظارہ سے وجد کریں گے۔ بس اے ترقی اسلام کے شیدائیو اور اے عروج ملی کے فدائیو اور حضرت شیخ المجاہدین کا سفر نامہ پڑھ کر جرأت و ہمت کا سبق حاصل کرو۔ خدا ترسی و حق پرستی کے خوگر بنو۔ ماسوا کا خوف دل سے نکالکر متوکلانہ جد و جہد سے اغیار پر اسلامی جاہ و جلال کا رعب جما دو۔ قیمت ۸ ار رعایتی ۷ ار

نجد و حجاز

ترجمہ الوہابیون والحجاز

مصنفہ سید محمد رشید رضا مصری مترجمہ مولوی عبدالرحیم صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور یہ کتاب حکومت نجد کی موجودہ جنگ کے حالات و حوادث کا بہترین مرقع ہے۔ اس میں بتلایا ہے کہ اہل نجد حجاز پر کیونکر حملہ آور ہوئے؟ کس طرح انہوں نے ملک حجاز فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور کیونکر انہوں نے مقامات مقدسہ کی حرمت کو قائم رکھا؟ ان کے حملہ کے عام و خاص اسباب کیا تھے؟ اور در حقیقت وجہ پرخاش کیا تھی؟ ان کا مذہب، عقیدہ کیا ہو؟ اور سلف صالحین کے مذہب اور عقیدے سے کس قدر مطابق اور کتاب و سنت اور ائمہ اربعہ کے مذہب سے انہیں کسقدر مطابقت حاصل ہو؟ شریف حسین اور اس کے ہوا خواہوں نے جو غلط افواہیں اور جھوٹا پروپیگنڈا ان کے خلاف پھیلا رکھا تھا۔ اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اور کہاں تک درست یا غلط ہے؟ ان سوالات کے جوابات میں جس قدر شواہد پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی شہادت کے وثوق اور اعتبار کے ثبوت میں اپنے اخذ کا حوالہ ساتھ ساتھ دے کر ان کے بیان کو صحیح اور مصدقہ تسلیم کرنے میں ذرا بھی گنجائش باقی نہیں رہتی، علاوہ ازیں شریف مکہ اور سلطان ابن سعود کی سوانح حیات اور ان کی اولاد و ورثا کے عادات و خصائل کا صحیح صحیح موازنہ و مقابلہ کیا ہو۔ حجم ۲۰۰ صفحات۔ کاغذ معمولی۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت عہ رعایتی ۱۵ ار

تفسیر حل القرآن

از مولانا مولوی حبیب احمد صاحب کرانوی یہ تفسیر آجکل کی

ضروریات کے لحاظ سے نہایت کارآمد ہے اس کی تعریف میں صرف حضرت مولانا تھانوی مدظلہم کی تقریظ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں اس سے اس کی خوبی معلوم ہوجائے گی۔

خلاصہ تقریظ حضرت حکیم الامۃ تاج المفسرین مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم العالی۔

بعد حمد وصلوۃ احقر مظہر مدعا ہے کہ میں نے اس تفسیر مسمی بہ حل القرآن مؤلفہ مشفق مکرم جامع علمیہ و عملیہ مولوی حبیب احمد صاحب کرانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو شروع سے ختم تک حرفاً حرفاً دیکھا ہے جو خصوصیات تفسیر کی میرے ذہن میں ہیں ان کو لکھتا ہوں (۱) ترجمہ سلیس وشگفتہ ہے جسمیں لغت ومحاورہ دونوں کی کافی رعایت ہے۔ زبان نہ بازاری وتبذل نہ محض کتابی ومغلق (۲) تفسیر نہ اتنی مختصر ہے کہ مقصود میں مخل ہو نہ ایسی طویل کہ ناظرین کے لئے مخل (اکتادینے والی) ہو (۳) تفسیر کی تقریر ایسے انداز سے کی گئی ہو کہ اسی سے اجزار قرآنیہ میں نہایت لطیف ارتباط بھی ظاہر ہوگیا ہے۔ (۴) بعض جگہ میرے حواشی ملیں گے جنمیں بعض حواشی سے میرا جوش وجد ظاہر ہوگا۔ جو غایت استحسان سے ناشی ہوا۔ (۵) بعض فرق باطلہ کے تمسکات کا مواقع حاجت میں جواب بھی دیا گیا ہو۔

بہت دلپذیر۔

یہ مختصر نمونہ ہے خصوصیات کا باقی مطالعہ سے جو خصوصیات مشاہد ہونگی وہ ان کے علاوہ ہے میری رائے میں عوام وخواص سب کے لئے یہ تفسیر تمام ان ضروریات کے اعتبار سے مفید ہو جو اس وقت حاضر ہیں۔ قیمت بھی ارزان ہے لینے میں دریغ نہ کیا جاوے۔ کتبہ احقر اشرف علی التھانوی الحنفی فی تھانہ بھون۔ لعشرین من صفر ۱۳۴۶ھ

اس وقت اس تفسیر کی صرف جلد اول تیار ہے جسمیں سورہ بقر کی تفسیر ہے ضخامت ۱۲۸ صفحے تقطیع ۲۲/۲۹ قیمت عمر رعایتی ۱۲ر

مصفّے مسوّے شرحین موطا امام مالک حامل متن

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے موطا امام مالک کی دو شرحیں لکھی ہیں ایک فارسی میں ہے جسکا نام مصفّے ہے اور دوسری عربی میں ہے جسکا نام مسوّے ہے یہ دونوں شرحیں ایک جگہ طبع کی گئی ہیں اسکی ترتیب اس صورت سے ہے پہلے شاہ صاحب اصل حدیث نقل کرکے اسکا ترجمہ فارسی میں کرتے ہیں، پھر اس کے بعد اہل علم کے اقوال ومذہب بحث مباحثہ نقل کرکے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ اور تعارض احادیث نہایت عمدہ طریقہ سے اٹھاتے ہیں پھر مسائل اجتہادیہ فقہیہ جو حدیث سے نکلتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ بعض بعض حدیث کے تحت میں سو سو سے زائد مسائل بیان کرتے ہیں۔ قیمت اصلی سات روپے۔ رعایتی چھ روپے دو آنے۔

فتاوی رشیدیہ

از افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت معدن رموز طریقت حضرت مولانا الحاج رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ۔ اسمیں صدہا مسائل شریعت ونکات تصوف موجود ہیں دور دراز سے علماء نے اپنے شکوک اور رہنمائے طریقت نے اپنے واردات اور عوام نے مسائل خطوط وتحریرات کے ذریعہ آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں اور آپنے

ان کے جوابات تحریر فرمائے ہیں اور شریعت وطریقت کو ایک ہی کر دکھایا ہے۔ قیمت ہر سہ حصص ۱۲ عہ رعایتی عہ۔

فیض الرحمٰن فی تسہیل الفرقان

یہ کتاب طلبہ کے کام کی ہے۔ مگر ان طالبعلموں کے مطلب کی ہے جو قرآن مجید کے ترجمہ کا شوق رکھتے ہوں اسمیں سات فہرستیں ہیں۔

فہرست نمبر ۱ اس میں ایک سو ستر الفاظ قرآنی کے مختلف معنی مع امثلہ کے درج ہیں اور قرآن فہمی کے واسطے ان کا جاننا ازبس ضروری ہی۔ تفسیر اتقان مصنفہ حضرت جلال الدین سیوطی رح میں بھی یہ فہرست ہی مگر اسمیں بیس سے زائد نہیں اور بفضل الٰہی اس کتاب میں ایک سو ستر الفاظ کے معنی معہ امثلہ قرآنی درج ہیں۔ فہرست نمبر ۲ اس میں ان تریسٹھ آیات کا بیان ہے جن کے پہلے یا بعد کوئی جملہ یا عبارت محذوف ہے اور محذوف کو مع ترجمہ کے ظاہر کر دیا ہی۔ فہرست نمبر ۳ میں تقدم وتاخر کا ذکر ہے یعنی اصل آیت میں بعض الفاظ موخر ہیں مگر مفہوم کے لحاظ سے مقدم ہیں۔

فہرست نمبر ۴ اس میں تقریباً تین سو ایسے الفاظ ہیں جنکی صورت آپس میں بالکل متشابہ ہے صرف ایک آدھ اعراب کے اختلاف سے ٹھوکر لگنے کا احتمال ہی بالخصوص مبتدی اور متوسط العلم کو لہذا حروف تہجی کی ترتیب سے مع معنوں کے ان کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے اور قرآن فہمی میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ فہرست نمبر ۵ میں بعض الفاظ کے آخر میں جو حروف ا۔ ن۔ و ی۔ محذوف ہیں ان کو بہ ترتیب حروف تہجی لکھدیا ہے یہ فہرست اگرچہ فاضل کو چنداں مفید نہیں مگر مبتدی اور متوسط العلم کو نافع ہے۔ فہرست نمبر ۶ اس میں انتیس ۲۹ سورتوں کے مختلف نام درج کئے گئے ہیں جو سلف میں مشہور تھے بلکہ آجکل بھی بعض وہ نام اسلامی ممالک کے قرآنوں میں درج ہیں مثلاً سورہ محمد کو بعض قرآنوں میں قتال لکھا ہے فہرست نمبر ۷ اسمیں تقریباً سترہ سو مفردات کی جمع حروف تہجی کی ترتیب میں مع ترجمہ کے لکھے گئے ہیں جسقدر قرآنی لغت کی کتابیں اب تک نظر سے گذری ہیں اُنمیں اس قدر تعداد یکجا درج نہیں۔ غرض یہ ہے کہ یہ کتاب قابل مطالعہ طالب قرآن ہی۔ ضخامت ۸۰ صفحات قیمت عام عہ رعایتی ۱۰ر

نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی	نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی	نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی	نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی
کتب تفاسیر عربی اردو			کامل اردو۔	للعہ	۳ہ	اکمال فی اسماء الرجال			موطا امام مالک رح	عہ	۶عہ
تفسیر جلالین کمالین عربی۔	ے	للعہ	تفسیر حل القرآن اردو سورہ بقر۔	عہ	۱۲	عربی۔	۸ر	۷ر	مصفیٰ مسوی شرحین		
تفسیر بیضاوی سورہ بقر عربی	عہ	۶	تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی	۶	عہ	بخاری شریف۔	للعہ	للعہ ۱۲	موطا امام مالک رح	عہ	۳عہ
تفسیر بیان القرآن کامل اردو۔	سـہ	للعہ	ایضاً پارہ عم اردو	عہ	۵عہ	مسلم شریف مجتبائی	للعہ	ے	موضوعات کبیر		
تفسیر موضح القرآن			کتب احادیث عربی			جامع ترمذی شریف	ے	صہ	ملا علی قاری۔	۱۰ر	۹ر
			سنن ابو داؤد	للعہ	۳عہ	مشکوٰۃ شریف۔	ے	صہ	نخبۃ الفکر	۱۰ر	۷ر
						بلوغ المرام	۱۰ر	۹ر	طحاوی شرح معنی		
						حصن حصین مجتبائی	۶	عہ	الآثار کاغذ سفید	لعہ	۹ر

نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی
طحاوی شرح معنی الآثار کاغذ حنائی	عـہ	ے ۱۲ار
احادیث اردو		
کہف المتین خلاصہ حصن حصین	عہ ار	۱۴ار
ترجمہ طحاوی شرح معنی الآثار	ے	للعہ
سلحۃ القربہ ترجمہ نخبۃ الفکر	۱۰ار	۸ر
التادیب ترجمہ ترغیب وترہیب جلد اول۔	۱۰ار	۷ر
کتاب الصلوۃ حصہ دوم التادیب۔	عہ	۱۵ار
کتاب الجمعہ کتاب الصلوۃ کا جز ثانی۔	۲ر	۱ار
کتاب الصدقات یعنی حصہ سوم۔	۱۲ار	۹ر
انوار الصوم یعنی حصہ چہارم۔	۱۴ر	۹ر
مجموعہ زواجر ہندی	۸ر	۷ر
حزب المقبول من احادیث الرسول	۸ر	۵ر
کتب فقہ واصول فقہ عربی اردو		
اصول شاشی۔	۱۰ار	۷ر
ایضاً کلاں۔	عہ	۱۴ار
توضیح تلویح	للعہ	ے

نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی
سوال وجواب فی الانوار	۸ر	۷ر
فصول شرح اصول شاشی۔	عہ	عہ
کشف المبہم	عہ	عہ
حسامی مطبوعہ اصح المطابع	ع	عہ
نامی شرح حسامی	ع	عہ
سلم الثبوت	۸ر	۷ر
ازالۃ الغواشی ترجمہ اصول شاشی	۷ر	۶ر
کتب فقہ عربی		
شرح وقایہ اولی مجتبائی۔	عہ	عہ
ایضاً ثانی۔	عہ	عہ
ایضاً ثالث	ے	ع
ایضاً رابع	عہ	عہ
کبیری	ع	عہ
کنز الدقائق کلاں	عہ	ے
منیۃ المصلی	۱۰ار	۷ر
نور الایضاح خورد	۱۰ار	۸ر
ہدایۃ اولین	ے	عہ
ایضاً آخرین	ے	عہ
قدوری محشی	عہ	عہ
کتب فقہ اردو		
احسن المسائل		
ترجمہ کنز الدقائق	عہ	عہ

نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی
ضروری ترجمہ قدوری	عہ	عہ
امداد الفتاوی	ع	عہ
،، آخرین	ع	عہ ۱۲ار
تتمہ اولی وثانیہ	ے	ع ۱۲ار
ایضاً ثالثہ	عہ	عہ
،، رابعہ	۱۴ار	۱۰ر
،، خامسہ	صہ	ے ۱۲ار
اغلاط العوام	ار	٥ر
ترکیب الصلوۃ	۳ر	۲ر
حقیقۃ الصلوۃ	۱ر	ار
صلوۃ الرحمن ترجمہ منیۃ المصلی	۸ر	۶ر
فتاوی رشیدیہ کامل ہر سہ جلد	ع	عہ ۱۲ار
مفتاح الجنۃ	۵ر	۳ر
مالابد اردو	۴ر	۳ر
حلال والحرام۔	۱ر	ار
کتب عقائد عربی فارسی اردو		
تکمیل الایمان فارسی	۴ر	۳ر
ایضاً اردو	۵ر	۴ر
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری۔ فارسی۔	عہ	عہ
ترجمہ شرح عقائد نسفی۔	عہ	۱۰ر
ختم نبوۃ کامل	ع ۱۲ار	ع

نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی
کتب صرف		
ابواب الصرف	۵ر	۴ر
تبیان شرح میزان	۴ر	۳ر
جامع تعلیلات	۸ر	۷ر
حنفیہ	۱۴ار	۱۳ر
زنجانی	۲ر	۱ر
زراوی	۳ر	۲ر
شافیہ	۱۴ار	۱۳ر
صرف میر	۲ر	۲ر
عزیز المبتدی ترجمہ میزان منشعب۔	۳ر	۲ر
عزیز الطالبین شرح پنج گنج۔	۸ر	۶ر
فصول اکبری	۸ر	۶ر
مراح الارواح	۶ر	۵ر
کتب نحو		
الفیہ ابن مالک	۱۴ار	۱۲ر
تیسر المبتدی	۶ر	۵ر
درایہ	۱۲ار	۱۰ر
شرح مأتہ عامل۔	۶ر	۵ر
،، مترجم۔	۸ر	۶ر
،، کافیہ۔	۱۰ار	۶ر
مفصل۔	عہ	۱۴ر
نحو میر	۴ر	۳ر
ہدایۃ النحو۔	۸ر	۷ر
کتب منطق وفلسفہ		
سلم العلوم۔	عہ	۱۴ار

نام کتاب	قیمت	قیمت
شرح تہذیب۔	عه	۱۳ر
میر قطبی۔	۱۰ر	۴ر
قال اقول۔	۴ر	۳ر
مجموعہ منطق۔	۱۰ر	۶ر
مرقات	۳ر	۲ر
میبذی	۴عہ	۵عہ
کتب ادب انشاء عربی		
اخوان الصفا تا		
درس۔	۸ر	۶ر
بدیع الانشاء	۶ر	۴ر
تاریخ الخلفاء عربی	۴عہ	۵عہ
تعلیقات علی		
سبع معلقات	۴ر	۱۲ر
دیوان حضرت علیؓ	۹ر	۸ر
عطر الوردہ	۶ر	۶ر
مقامات حریری	۴عہ	۶ر
مرقات العربیہ کامل	۴عہ	۵عہ
نفحۃ الیمن کامل	۶ر	۱۰عہ
مفید الطالبین	۴ر	۲ر
انشاء عجب العجائب	عه	۱۴ر
تسہیل البیان شرح		
دیوان متنبی۔	صه	للعہ
تسہیل الدراسہ		
شرح دیوان حماسہ	۴عہ	۴عہ
مراسلات		
بغدادی۔	عه	۱۴ر

نام کتاب	قیمت	قیمت
کتب معانی و بیان و عروض		
تلخیص المفتاح	۸ر	۶ر
عروض المفتاح	۱۰ر	۸ر
مختصر معانی		
مجتبائی۔	۴ر	۲ر
کتب ریاضی وہیئت		
تشریح الافلاک۔	۸ر	۶ر
خلاصۃ الحساب	۸ر	۶ر
سبع شداد	۸ر	۶ر
شرح چغمینی۔	۴عہ	۱عہ
شمس بازغہ۔	۶ر	۱۵عہ
کتب لغات		
کریم اللغات	۱ر	۶ر
اعجاز القرآن فی		
لغات القرآن	۸ر	۶ر
لغات کشوری	۷ر	۶ر
محاورات ہند	عه	۴ر
کتب تاریخ و سیر		
تاریخ بیت المقدس۔	۷ر	۵ر
تاریخ بنی اسرائیل	۴ر	۴ر
تاریخ الخلفاء عربی	۴عہ	۵عہ
بیان الابرار ترجمہ		
تاریخ الخلفاء	۶ر	عه
تذکرۃ الاولیاء اردو	۶ر	عه

نام کتاب	قیمت	قیمت
تاریخ حبیب اللہ	۸ر	۵ر
رحمۃ الرحمٰن قصیدہ		
نعمان۔	۸ر	۶ر
فیوض الاسلام		
ترجمہ جدید فتوح		
الشام۔	۴ر	۶ر
وضوح الاصر ترجمہ		
فتوح المصر۔	عه	۱۲ر
نشر الطیب فی		
ذکر النبی الحبیب	۴عہ	۲عہ
نجد و حجاز۔	۴عہ	۱۵ر
ابیر الروایات	عه	۱۲ر
فردوس آسیہ	۴عہ	۲عہ
سفرنامہ ابن بطوطہ	عه	۴ر
ایضاً حصہ دوم۔	۶ر	۱۲ر
کتب تصوف		
تحفۃ السالکین ترجمہ		
ارشاد الطالبین	۸ر	۴ر
بدر الشروح شرح		
دیوان حافظ	۶ر	۴عہ
الکشف عن مہمات		
التصوف۔	صه	۱۲ر
تصفیۃ القلوب ترجمہ		
ضیاء القلوب اردو	۶ر	۵ر
صراط المستقیم		
فارسی	۸ر	۶ر

نام کتاب	قیمت	قیمت
ترجمہ کیمیائے		
سعادت	۴ر	۶ر
تعلیم الدین۔	۸ر	۸ر
تذکرۃ الاولیاء	۶ر	۴عہ
قصہ سبیل	۲ر	۱ر
مسائل السلوک کامل	۴ر	۶ر
علاوہ مثنوی شرح		
مثنوی مولانا روم۔		
دفتر اول۔ کامل۔	للعہ	۴ر
″ دفتر دوم کامل	ے	عه
″ دفتر ششم کامل	عه	۸عہ

نہایت ضروری نوٹ

یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے ڈاکخانہ میں قاعدہ ہو گیا کہ وی پی آٹھ روز کی بجائے تین روز امانت رہیگا اگر کوئی صاحب روکنا چاہیں گے تو اُن کو دو آنہ یومیہ ڈیمرج کے داخل کرنے ہونگے لہذا عرض ہے اب کوئی صاحب امانت نہ کرواویں ورنہ فوراً واپس ہو جاوے گی۔ فقط

(حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولٰنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ کی تازہ تالیف)

خطبات الاحکام

اس میں جمعہ کے پچاس خطبہ ہیں تاکہ سال بھر تک ہر جمعہ کو نیا خطبہ پڑھا جاسکے اسکے علاوہ عیدین و نکاح و استسقاء کے بھی خطبے درج ہیں اور سب خطبے نہایت سلیس ہیں اور باوجود جامع ہونیکے نہایت مختصر ہیں موجودہ خطبوں میں محض ترغیبی مضامین ہیں حالانکہ ضرورت احکام کی بھی ہے اسواسطے ان خطبوں میں خاص اہتمام کیساتھ ترغیب و ترہیب کے علاوہ ضروری احکام بھی بیان کئے ہیں مثلاً علم کی فضیلت اور ضرورت عقائد کی درستی پاکی کی فضیلت نماز کی تاکید اور فضیلت۔ قرآن شریف کا پڑھنا اور اسپر عمل کرنا ذکر اللہ اور دعا کی فضیلت نوافل کی فضیلت۔ کھانے پینے میں اعتدال کا حکم۔ نکاح کے حقوق کسب حرام سے پرہیز حقوق عام و خاص طریقت سفر کے آداب۔ نیک کام کا امر کرنا اور بُری کام کا روکنا آداب المعاشرت باطن کی اصلاح تہذیب اخلاق شکم اور شرمگاہ کی حفاظت زبان۔ مذمت۔ غصہ۔ کینہ۔ حسد۔ مذمت دنیا۔ بخل اور مال کی محبت۔ حب جاہ اور ریاکاری کی بُرائی۔ تکبر اور خودپسندی کی مذمت۔ دھوکہ کھانیکی مذمت توبہ کی فضیلت اور ضرورت۔ صبر اور شکر کی فضیلت خوف و رجا۔ فقر و زہد۔ توحید و توکل محبت اور شوق اور انس اور رضا۔ اخلاص اور صدق۔ مراقبہ اور محاسبہ تفکر اور سوچنا۔ موت اور بعد موت کا ذکر۔ یوم عاشورہ کے متعلق ہدایتیں صفر کے متعلق و ربیع الاول و ربیع الثانی کی رسوم۔ ماہ رجب کے متعلق ہدایت ماہ شعبان کے احکام ماہ رمضان کی فضیلت روزہ کی فضیلت تراویح کی فضیلت شب قدر اور اعتکاف کی فضیلت عید الفطر کے احکام حج بیت الحرام اور زیارت مدینہ ذی الحجہ کے احکام عید الفطر کی فضیلت نیز عید الضحیٰ استسقاء کی نماز۔ منجملہ اور خوبیوں کے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسمیں تمام احکام قرآن و حدیث سے ثابت کئے ہیں اور چونکہ خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے اور اسکے ساتھ غیر عربی میں مضمون بیان کرنا خلاف سنت ہے، اسواسطے خطبہ تو محض عربی ہی میں لکھا ہے مگر عوام کی مطالعہ کیواسطے اسکی آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ بھی آخر میں شامل کردیا گیا ہے۔ اگر اسکو نماز کے بعد وعظ کی جگہ سُنا دیا جاوے تب بھی مفید ہوگا قیمت عام ۱۲ عہ رعایتی

ملنے کا پتہ محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

رسالہ الہادی رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۵

حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ کی کمیاب مواعظ کا نیا رسالہ

الابقاء

ہزار ہزار شکر ہے کہ خداوند عالم نے اس زمانہ پرفتن میں عالی جناب فیض مآب عمدۃ العارفین زبدۃ الکاملین جامع شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت و معرفت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی کو اصلاح امت کے واسطے پیدا فرما کر مسلمانان ہند کے لئے خصوصاً اور دیگر ممالک کیلئے عموماً ایک نعمت عظیمہ بنایا ہے۔ جو اس زمانہ میں جبکہ ہر چہار طرف سے گمراہی کی گھٹائیں امنڈ رہی ہیں تحریراً و تقریراً حق و باطل کو ممتاز کرنے کی خدمت میں یکتائے زمانہ ہیں ان کے فیض سے بیشمار مخلوق خدا علماً و عملاً فیض یاب ہو رہی ہے اور انکی خدمت میں حاضر ہونا کیمیائے سعادت ہے خصوصاً آپ کے مواعظ سے جو فائدہ عوام و خواص کو ہو رہا ہے وہ کسی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں ہے مواعظ متفرقہ کا باوجود بار بار طبع ہونے کے پھر کمیاب ہونا قبولیت عامہ کی بین دلیل ہے ان نایاب مواعظ کی تلاش میں عامۃ المسلمین کی پریشانی اور سرگردانی کیوجہ سے احقر کو خیال ہوا کہ اگر ان ختم شدہ اور کمیاب مواعظ کو ماہ بماہ ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جائے تو شائقین مواعظ کیواسطے ازحد مفید ہوگا۔

بایں خیال احقر نے ایک رسالہ موسومہ الابقاء بنام خدائے عزوجل رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ سے جاری کر دیا ہے جسکی ضخامت معہ ٹائیٹل ۳۶ صفحات ہیں اور انشاءاللہ یہی ہوا کریگی اور ہر ماہ قمری کی پندرہ تاریخ کو شائع ہو جایا کریگا جسکی سالانہ قیمت عہ ہے حضرت مولانا موصوف مدظلہم العالی کے مواعظ کے قدردان خود اندازہ فرما سکتے ہیں کہ یہ صورت حضرات شائقین کیواسطے کس قدر امید افزا ہے امید ہے کہ ان جواہر گمگشتہ کے متلاشی جلد از جلد رسالہ مذکورہ کے خریداران میں اپنا نام لکھا کر حضرت والا کے علوم سے مستفید ہونیکی کوشش فرمائیں گے۔ نیز اپنے احباب کو بھی ترغیب دے کر الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق بنیں گے۔

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ ہے اور وی۔ پی۔ کی صورت میں ۲ر فیس رجسٹری اور ۲ر فیس منی آرڈر کا اضافہ ہو کر عہ ادا کرنے پڑتے ہیں۔

المشتہر۔ محمد عثمان کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی